

Vol. II
No. 8

Friday,
27th August, 1954.



HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	PAGES
L. A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill, 1954—Clause by clause reading not concluded	351-408

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Friday, the 27th August, 1954.

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions and Answers

See PART I

L.A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill, 1954

CLAUSE I

Mr. Speaker : Let us now continue clause by clause reading of Abolition of Inams Bill.

منسٹر فاراکسائیز، فارسیشن اینڈ روینیو۔ (شروع کے۔ وی۔ زنگا ریڈی) :— مسٹر اسپیکر سر دلخواہ، ضمن ۲ کے اجزاء ۱ و ۲ کو حذف کرنے کے لئے یہ ترمیم پیش ہوئی ہے اور ضمن ۲ میں کچھ الفاظ کے اضافے کی ترمیم پیش کی گئی ہے۔ ان تینوں ترمیمات سے متعلق کافی بحث ہو چکی ہے۔ جزو ۱ خیراتی اور مذهبی انعامات سے متعلق ہے۔ خیراتی اور مذهبی انعامات سے متعلق اگرچہ بہت سی تقریبین ہوئی ہیں لیکن سب میں ایک ہی چیز یہاں کی گئی ہے کہ انعامی اراضیات کے کاشتکاروں سے بلا لعاظ قانون لگانداری رقم وصول کی جاتی ہے اسلئے قولداروں پر سختی ہوئی ہے۔ پہلی وجہ انعامات پر خاست کردیتا چاہئے۔ گوں بعض اصحاب مذهبی چیزوں سے متعلق اعتقاد نہ رکھتے ہوں تاہم یہ نہیں کہا گیا کہ دیوال وغیرہ کی ضروریات کے لئے رقموں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اسکو سب لوگوں نے تسلیم کیا کہ رقم کی ضرورت ہے۔ پر خاست انعامات کی خواہش صرف اسلئے کی گئی ہے کہ کاشتکاروں پر سختی ہو رہی ہے۔ میں نے اپنی عام بحث میں بھی بتا دیا ہے کہ ٹیننسی ایکٹ سے ان خیراتی اور مذهبی انعامات کو مستثنے کرنے کی وجہ سے قول کی رقم زیادہ لینے کا امکان ہے جیسا کہ اُنریبل سبرس محسوس کرتے ہیں کہ زیادہ رقم وصول کی جا رہی ہے۔ خود سرو شدہ اوقاف نے بھی اسکو تسلیم کیا ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ دو مختباً حقوق ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ ایک تو مذهبی اور خیراتی اداروں کے مفادات کا تحفظ جنہیں نے عوام کا تعلق ہوتا ہے اسلئے

اویسکی بھی اہمیت ہے - دوسرے قولداروں کو تقصیان سے بچانا - یہ بھی ضروری ہے - لیکن اسکے ساتھ ساتھ مذہبی اور خیراتی اداروں کی حفاظت جیسا کہ اونکے الفاظ سے خود ظاہر ہے کہ اونکا فائدہ عوام کو پہنچتا ہے - عوام کو جو فائدہ پہنچتا ہے اگر اسکو موقوف کر دیا جائے تو عوام اوسکے استفادہ سے محروم ہو جائیں گے - اس طرح ایک طرف فائدہ پہنچتا ہے تو دوسری طرف تقصیان کا اندیشہ ہے - اور اگر دوسری طرف فائدہ پہنچانا چاہیں تو صورت اول میں تقصیان پہنچتا ہے - اسلئے سر رشتہ اوقاف نے اس تقصیں کو محسوس کیا ہے اور ایسے قواعد وضع کرنا چاہتا ہے کہ جن سے نہ قولداروں پر سختی ہو اور نہ خیراتی و مذہبی اداروں کو جو آمدنی ہو رہی ہے وہ زیادہ متاثر ہو - اگر قولداروں پر سختی کو بیجا سمجھتے تو ٹینسی میں اس استثناء کو نہ لائے - وہاں انکو مستثنی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اسکی اہمیت کا اندازہ کر لیا ہے اور اسکو تسلیم کر لیا ہے کہ قولداروں سے زیادہ رقم لینا اسلئے جائز ہے کہ اس سے عوام کو فائدہ پہنچتا ہے - اس اصول کو تسلیم کرنے کے بعد میں اس بحث میں قوت نہیں پاتا کہ خیراتی و مذہبی انعامات کو اسلئے برخاست کر دیا جائے کہ اوس سے قولداروں کو تقصیان پہنچتا ہے - اسلئے میں اسکو قبول کرنے سے قادر ہوں -

اسکے بعد جزو دوم یعنی خدمات دینی کے سلسلہ میں جو معاملیں دیگئی ہیں - انکر پارے میں میں اپنی ابتدائی بحث میں تفصیل سے کہہ چکا ہوں کہ بلتوہ داروں کو جو انعامات دئے گئے ہیں وہ ادائی خدمت کی شرط کے تابع نہیں ہیں بلکہ ان کو کاؤں میں رہنے کے لئے دئے گئے ہیں - اس پارے میں گشایش صاف و صریح طور پر جاری کئے گئے ہیں - ہر دفعہ جب کبھی یہ شکایت کی گئی اسکے متعلق یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ انعامات صہل خدمات نہیں ہیں - ایک گاؤں میں ۲۰-۲۰ روپیہ محاصل کی زین دیگئی ہے یا زیادہ ۳۰ روپیہ محاصل کی آمدنی رکھنے والی زمین دیگئی ہے - میرے اعتراض کرنے والے دوستوں کو یہ بھی غور کرنا چاہئے کہ یہ جو انعامات دئے گئے ہیں وہ زیاد بکر اور خالد وغیرہ کے نام پر نہیں دئے گئے ہیں بلکہ اوس گاؤں کے هر بیجنوں کے نام پر ہیں - اوس گاؤں میں رہنے والے تمام هر بیجن اون اراضیات سے استفادہ کرتے ہیں - اسی غرض سے یہ انعامات عطا کئے گئے ہیں - دیگر مقامات نے کوئی هر بیجن آکر بعد میں اوس گاؤں میں بس گئے ہیں تو انکو حصہ نہیں ملتا ہے - اوسی گاؤں کے قدیم سے رہنے والے جملہ هر بیجنوں کو حصہ ملتا ہے - اس کے لئے تمام هر بیجنوں کا گاؤں میں سکونت پذیر رہنا بھی لازم نہیں ہے - گاؤں میں پچھا من آدمی ہوں تو پچھا آدمیوں کا اوسی گاؤں میں رہنا لازم نہیں ہے - پچھا من سے کوئی ایک بیوی بروقت حاضر رہے تو اسکے متعلق یہ تصور کیا جائیگا کہ وہ شرط پوری ہو گئی ہے - بہت سے موارضات سے متعلق عہدہ داران دینی پیشی پڑواریوں وغیرہ کے افعال کی طرف اشارہ کر کے یہ بتائے کی کوشش کی گئی ہے کہ پیشی پڑواری ان لوگوں پر سختی کرتے ہیں - خاتمگی کام لیتے ہیں - پتجر ڈوڈی ہو بٹھاتے ہیں - بلا کسی مزدوری کے اون سے کام لیتے ہیں - میں کہوں گا کہ جب تک ہم لاتھیں آپ کو نہیں پہچانیں گے یہ سلسلہ جاری رہیگا - جو

کچھ ہو رہا ہے یہ اوس وقت تک ہوتا رہیگا جب تک کہ ہم اپنے آپ کو نہ بھیچاڑیں۔ میرے دوست اس پر شور کریں تو معلوم ہوگا کہ دیبات میں ایسے لوگ بھی ملین کے جنہیں اس قسم کے انعام نہیں ہیں تا ہم انکی عادت میں یہ چیز داخل ہے کہ جہاں انہوں نے کسی سفید پوش کاؤن میں آئے ہوئے دیکھا اسکو دیوٹا سمجھیکر اوسکی خدمت کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اسکو انکی میہان نوازی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ ہزارا دیبات میں یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ جب تک ہمارے یہاں کے لوگوں میں اس قسم کے خیالات رہیں گے کہ فلاں شخص بڑا آدمی ہے اسکی خدمت ہمارا فرض ہے یا وہ ہزارا میہان ہے اسکی خدمت ہمارا فرض ہے اوس وقت تک یہ چیزیں باقی رہیں گی اور وہ ویسے لوگوں کی خدمت کرتا رہیگا۔ وہ انعام کی وجہ سے خدمت نہیں کرو رہا ہے بلکہ وہ اپنے تصویرات اور روایات میہان نوازی کا پابند ہے۔ چنانچہ جو لوگ انعام نہیں پائے ہیں یا جنکا انعامی اراضیات سے کوئی تعلق نہیں ہے ویسے لوگوں کو بھی آپ گاؤں میں آئنے جانے والوں کی خدمت کرتا ہوا پائیتگی۔ اسلئے میں کہونگا کہ انعام کا دیا جانا خدمت کرنے کے لئے مجبور کرنے کے مترادف نہیں ہے۔ جب کبھی منسٹر دورٹ ہر جاتے ہیں اور انکے پاس اس قسم کی شکایات پیش ہوتی ہیں تو مقامی عہدہ دار کثیر ہوں یا ڈبی کثیر یا تحصیلدار اون کے مواجهہ میں عوام سے صاف و صریح طور پر کہا جاتا ہے کہ اراضیات انعامی خدمات کی انجام دھی کے صلہ میں نہیں ہیں ان سے کوئی خدمت لیجائے تو انہیں معاوضہ دیا جانا چاہئے۔ اب بھی میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اون لوگوں سے کوئی خدمت لیجاتی ہے تو انہیں اسکا معاوضہ لینا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس تصریح کے بعد یہ تصور باقی نہیں رہیگا کہ انعامی اراضیات کی وجہ سے خدمات لیجاتی ہیں۔ انعام کا کوئی تعلق خدمت سے نہیں ہے۔ اسلئے اس ضمیں کو حلف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسکے رہنے سے ہی فائدہ ہے۔ اگر اون لوگوں کو فائدہ نہیں ہے تو وہ راضی نامہ پیش کر کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان اراضیات کا ہمارے نام بٹھ کر دیا جائے۔ اگر وہ ایسی خواہش کریں تو اسکی تکمیل ہو سکتی ہے۔ اسلئے میں کہونگا کہ اس ضمیں کے حلف کرنے سے میں اتفاق نہیں کرسکتا۔ اسکو حلف نہیں کرنا چاہئے۔

ضمن (۱) کے جزو ۲ کے متعلق یہ کہنا ہے کہ اس میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے امن میں یہ بتایا گیا ہے کہ دفعات ۲ - ۳ - ۴ اور ۳۶ فوراً نافذ ہونگے اور بقیہ دفعات اوس تاریخ سے نافذ ہونگے جس تاریخ کی اشاعت جریدہ میں کی جائے۔ یہ اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اسکی عمل آوری کے لئے حکومت کو انتظامات کرنے پڑتے ہیں۔ قواعد بنانا پڑتا ہے۔ عدالتون کا تقرر ضروری ہوتا ہے۔ ان تمام باتوں کے بغیر اس قانون پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اعلان کرنے کی تاریخ سے نافذ کی شرط اسلئے رکھی گئی ہے کہ اس اتنا میں اون سارے مراحل کی تکمیل ہو جائے گی جنکی تکمیل کے بعد یہ قانون رویہ عمل لایا جاسکتا ہے۔ فرض کیجئے کہ کلکٹر کو ایک محفوظ قولدار کے حقوق یا ذمہ داریوں کا تفصیل کرنا ہے۔ یا ایک غیر محفوظ قولدار یا ہریمنٹ ٹینٹ کے حقوق اور ذمہ داریوں کا تفصیل کرنا ہے تو اس کے لئے یہ ضروری

ہے کہ قواعد بنائے جائیں تا کہ کلکٹر اون کے تحت تحقیقات یا تصفیہ کرسکے۔ اگر یہ قواعد پہلے نہ بنائیں اور قانون نافذ کر دیا جائے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا البتہ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے یہ تو کہا جاسکتا کہ ہم نے اسیل میں اس طرح کا پروگرامیو قانون بنایا ہے۔ لیکن فوراً نافذ کرنے کے متعلق جو ترمیم ہے اوس سے عملہ کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لیکن اس کے قبول کرنے سے چونکہ کوئی تقاضا بھی نہیں ہے اس لئے میں اس کو قبول کرتا ہوں۔ قولدار خوش ہو جائیں گے کہ ایسا قانون نافذ ہو گیا ہے۔ مگر اس پر فوراً غسل ہوئیا امکان نہیں ہے۔ اگر آپ کی خوشی اس میں ہے تو میں یہ ترمیم قبول کر لیتا ہوں کہ تاریخ اشاعت جریدہ سے اس قانون کا نفاذ ہو۔ یہ ترمیم انت ریڈی صاحب نے پیش کی ہے اور اسکو میں قبول کرتا ہوں۔ لیکن دوسری ترمیمات کو جو اس کلاز میں پیش کی گئی ہیں قبول نہیں کر سکتا انکو نامنظور کیا جائے۔

Mr. Speaker : I shall now put the amendments to vote.
The question is :

"Omit para (1) of sub-cluse (2)."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That in para (i) of sub-clause (2), omit 'or for the benefit of.'

The motion was negatived.

శ్రీ ఉపుల హల్మార్ (సార్కోవేటు-చెంగుడు) :— ఇందులో గ్రామసేవకారక చేప్పి వున్నది. అప్పు నేన అనేది తేదని చెపుతున్నా, అది దేనిలో చేర్చబడ్డది. ప్రభుత్వాప్యికి తేక గ్రామ పజలకు నేవ.....

مسٹر اسپیکر:- یہ بحث کا موقع نہیں ہے۔ آپ ووٹ پر رکھنا چاہتے ہیں یا کیا؟

శ్రీ దుష్టుల మల్స్స్‌కీ: దీనిలో మంత్రిగారు నేను అనేడిది తిసివేస్తే మంచిగా వుంటుడి లేకపోతే అవ్యాహ నేను అనేది పుస్పమందు కటుకు పెట్టులని నా ఆధీపాయం.

'Rendering village service useful to the Government'

شروعی اے۔ گرو رڈی (سدی پٹھ) یہ الفاظ پل میں ہیں۔ منشہ صاحب کہتے ہیں کہ ایسی سرویسز ہیں ہی نہیں۔ پھر یہ الفاظ یہاں کیوں وکھے گئے۔ مجھ پر جواب نہیں دیا گیا۔

مسٹر اسیکر :- کیا آپ ووٹ پر رکھنا چاہتے ہیں؟

- شری اپلا مشور پے ووٹ برد کئے ۔

Mr. Speaker : The question is :

“Omit para (ii) of sub-clause (2).”

The motion was negatived.

Shri M. Ram Reddy : Since amendment No. 5 of Shri K. Anantha Reddy has been accepted, I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : Shri K. Anantha Reddy's amendment, viz.:

“For sub-clause (3) substitute : ‘It shall come into force from the date of its publication in the Official Gazette.’” has been accepted by the member in-charge of the Bill. So, it need not be put to vote.

Shri A. Gurva Reddy : By accepting amendment No. 5 of Shri K. Anantha Reddy, Government has again taken the power of bringing the Bill into force whenever it likes, i.e. they may print it in the Official Gazette at any time they like. My amendment seeks to put a time-limit of 90 days. It may be put to vote.

مسٹر اسپیکر : - ایک صاحب نے امتنانٹ پیش کی ہے کہ یہ قانون فوراً نافذ ہو۔
اب چھتے ہیں کہ (۹۰) دن کے بعد یہ نافذ ہو۔

Shri A. Gurva Reddy : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : I shall put parts (a) and (b) of Shri Ankush-rao's amendment to vote. Part (c) has already been covered by the amendment of Shri K. Ananth Reddy, which has been accepted.

The question is :

- “(a) That in line 2 of sub-clause (2) omit ‘except’.
- “(b) Omit paras (1) and (2)”.

The motion was negatived.

Mr. Speaker : As stated yesterday, Clause 1 as amended will be put to vote after all the clauses in the Bill have been put to vote. Let us take up Clause 2.

Clause 2

Shri K. Ananth Reddy (Balkonda) : I beg to move :

“That” in para (b) of sub-clause (1), for the portion beginning with : ‘provisions’ in line 2 and ending with ‘inam’ in line 4, substitute : ‘Act comes into force’.”

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri K. L. Narasimha Rao (Yellandu-General) : I beg to move :

“That for para (e) of sub-clause (1) substitute :

‘(e) ‘Kabiz-kadim’ means a holder of inam land other than an inamdar, who has been in possession of such land for more than twelve years or who has been paying only land revenue or who has purchased the land through a registered or unregistered deed or oral agreement and is in possession thereof.’”

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri J. Anand Rao (Sircilla-General) : There is a typographical error in my amendment and the words ‘of para (h)’ have been omitted. I shall move it in the corrected form. I beg to move :

“That in lines 1 and 2 of para (h) of sub-clause (1), omit ‘from a date prior to 10th June, 1950’.”

Mr. Speaker : Amendment moved.

شري جي - آند راؤ : - میری امئڈمنٹ میں ہمارے تائپسٹ کی غلطی سے ایک لفظ چھوٹ گیا ہے وہ میں یہاں بڑھانا چاہتا ہوں۔ وہ پہلے کہ : -

“In line 2 of para (h) of sub-clause (1), between the words ‘cultivating’ and ‘the’, insert the word ‘personally’.”

مسٹر اسپیکر : - آپ اپنی امئڈمنٹ موسو کیجئے اور بعد میں تحریر میں دیجئے۔

Shri J. Anand Rao : I beg to move :

“That in line 2 of para (h) of sub-clause (1) between the word ‘cultivating’ and ‘the’ insert ‘personally’.”

Mr. Speaker : Amendment moved.

Shri Ankush Rao Ghare (Partur) : I beg to move : -

“(a) That for para (b) of sub-clause (1), substitute” : ‘Date of vesting’ in relation to an Inam means the date on which this Act comes into force.”

“(b) Omit the proviso to para (c) of sub-clause (1).”

“(c) For para (e) of sub-clause (1), substitute : ‘Kabiz-e-Kadim’ means a holder of inam land, other than an Inamdar, who has been in possession of such land for twelve years prior to the date of coming into force of this Act, and whose rights are analogous to those of a Pattedar or Shikmidar and who pays the Inamdar annual rent equal to land revenue.”

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری کے - وی - رنگا ریدی :- مسٹر اسپیکر سر - اصل بیل میں ایک تعریف شریک نہیں کی گئی تھی وہ میں اس امنڈمنٹ کے ذریعہ شریک کرنا چاہتا ہوں -

I beg to move : -

“That after para (k) of sub-clause (1), add the following as para (1) :—

‘(1) ‘judi’ or ‘quit-rent’ means the amount fixed by and payable to Government by the Inamdar out of the land revenue assessed on Inam land’.”

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری کے - انت ریڈی :- اسپیکر سر - اس بیل کے پہلے کلاز میں جو امنڈمنٹ قبول کیا گیا ہے اس بنیاد پر کلاز ۲ جو ڈیٹ آف وسٹنگ (Date of vesting) کی تعریف میں رکھا گیا ہے - کلاز (۱) اسپ کلاز (۲) کے لحاظ سے جو تاریخ منزدگی جاتے اس وقت سے ڈیٹ آف وسٹنگ فرار دیجائیگی - ایک امنڈمنٹ کو قبول کرنے کے بعد لازمی طور پر اسکو قبول کرنا ہو گا کیونکہ جس تاریخ سے گورنمنٹ نویٹنی (Notify) کریں گی اس تاریخ سے یہ سکشنس لاگو ہونگے - ظاہر ہے کہ میرا امنڈمنٹ اس روشنی میں آبریل منسر قبول کریں گے -

[*Shri Anna Rao Ganamukhi (Chairman) in the Chair*]

**Shri Ankush Rao Ghare :* Mr. Speaker, Sir, with regard to the first portion of my amendment regarding the date of the enforcement of this Act, the amendment to sub-clause

(2), of clause (1), moved by Shri Ananth Reddy has been already accepted. Therefore, I would not take more time on this. But about part (b) of sub-clause (2), which excludes Inams of the Jagir areas from the operation of this clause, I do not find any logical explanation for this. In the definition of Inams it has been stated "Inam means land held under a gift or a grant made by the Nizam or by any Jagirdar, holder of a Samasthan or other competent grantor and continued... In the proviso it is stated "Provided that in respect of former Jagir areas, the expression inam shall not include such lands as have not been recognized as inams by Government after the abolition of the Jagirs." This is rather a contradiction, because whether Government has recognized such Inam lands or not, these inams were granted by Jagirdars who were competent grantors. The area of former Jagir areas is roughly one-thirds of the whole State but we do not know what is the exact number or the acreage of such Inam lands in those former Jagir areas and therefore it will be improper to exclude such lands from the operation of this clause. Therefore, this proviso which excludes those inams from the operation of the clause should be dropped and that is what my amendment.

Regarding the definition of Kabiz-e-Kadim, it is very vague and no definite condition for stipulating any person as Kabiz-e-Kadim, is given. Therefore my amendment is that any person who prior to the date of coming into operation of this Law is in continuous possession of it for 12 years and who has got the right of Patta or Shikm should be declared Kabiz-e-Kadim. This period is necessary for determining whether a person is Kabiz-e-Kadim or not. I think my amendment seeks only to fulfil the intentions of the clause and therefore, it may be accepted.

శ్రీ కె. య్యాస్. నరసింహరావు : మిస్టర్ స్పీకర్, పర్టీ,
ఈ క్లాఫల్ ఫాచిసే కండం ఏనైతో విర్యువును ఘన్యబుద్ధించో అదే చాలా అస్వచ్ఛంగా పుండి. ఆ విర్యువునూస్తి మనం అణ్ణగే కొసాగొచిచెంట్లులుతే అనులు భూచిచే కండి ఎవరైనది, తెల్పుకొము
చాలా కష్టం. పట్టాద్వారాగాను పిక్కిద్వారాగాను థాపించు ఉపిగా దీర్ఘకాల కష్టం ఉన్నట్లులుతే, అనగా
ద్వాండు మెస్యూ చెర్చిస్తూ దీర్ఘకాల కష్టం కలిగేవున్న ఎడల, అతాంటి శ్రుక్కే భూచిచే కండిగా గుర్తించ
బండకాడని దీనిలో పుండి నాసవరం—ఒక సంవత్సరాలు వరునూ కష్టం కలిగి వున్నప్పటికీ, మున్నాధా
తెల్చిస్తున్నా సరే తలని భూచిచే కండిగా గుర్తించాలి అని, అతను నాగ్రారూ రకం అనగా మాత్రగుళాం
తెల్చిస్తు కష్టం కలిగి వున్నప్పటికీ ఎన్ని సంవత్సరములనుచే తెల్చిస్తున్నాడు అనేది లేకుండా, అనగా
శండు సంవత్సరాలా, అం సంవత్సరాలా, అనే వాదం చెట్టుకుండా అతను ఈ వీళు, ప్పున్నచేసే నాటికి

ఈన్‌యు చెపిస్తూ తెల్లిస్తూ భూమిమాద కొడ్డు కలిగి తుస్తుట్లులుతే అలస్త్రీ కూడా భాద్ధికై ఉద్దోశాలు గుర్తించాలానీ, ఆ తరువాత ఇనాందారుపుంచి ఖరీదుచేసి ఆ భూమిని తన పొత్తిచోల్లో చేట్లు కొన్నికాడా భాద్ధికై ఖరీదుగా గుర్తించాలాని కోరడహింది. భాద్ధికై కల్గొందు యొక్క నిర్వచనం ఈ విధంగా మార్కెలని కోరడం ఎందుకు జరిగింది? దీనిపేనక వాస్తవ పరిచ్ఛితులు ఏపిటి? ఆనేంద్ర మను గ్రోంబిస్టులుతే కొని నిర్వచనం ఎందుకు విప్పుత్తు చేయడానికి ప్రయత్నించబడ్డులో అర్థం చేసుకోగలం. మనం ఇనాం బ్రాంచోలకు పోయి మాపిస్టులుతే అక్కడ జరిగేవేసిలో ప్రెలుపుంది. ఇనాందారులకు చట్టరీత్వ భూమిలను అన్నుకొనే చూక్కుతేను. ఉత్సాకు ఇనాందారులనుచీ పేరుగా భూమి కొనుక్కొనే అవకాశం తేదు. కొని వాస్తవగా చూస్తే ఇనాందారు అమ్మటం, కొంటుండి కొనుక్కొట్టం జరిగిపోయింది. అస్త్రీనట్టు, కొవ్వుల్లు కాగేకాలమిమాద వ్యండటం కద్దు, తేకపోడంకద్దు. అమ్ముకొనదం మాత్రం జరిగింది. అవిధంగా అగ్రమెంటుకుచ్చి కొడ్డు కలిగి వున్నారు. కొస్త్రీ కామాన్ ప్రతిబింధకాలు వ్యండటపట్ల ప్రిక్చు అగ్రమెంట్లు రీజిష్ట్రేషన్లు జరిగిపోయింది. అస్త్రీనట్టు, కొవ్వుల్లు కాగేకాలమిమాద వ్యండటం కద్దు, కొగేరం వ్యంచే మంచిదని ఖరీదార్లల్ల తపూ తపూ తాడుతూ వ్యంచే మాప్యుచుయిత్ అగ్రమెంటుకు వచ్చి శాశ్వత కోలుగా ప్రాసి ఇన్నీకూడా శాశ్వతంగా వంశ పారంపర్య కొడ్డు వ్యంటుంది కాబట్టి శాశ్వత కోల వుస్తుట్లు కాగేకాల ప్రాయంచి యిచ్చి ల్యాండు పెపిస్తూ యిచ్చినాసరే తేకపోయినా నరే భూమిని ఇకమండి మస్వు యజమానిగా చేసుకొమ్మని చెప్పి ధనాస్తీ ఇనాందారు పుచ్చుకొన్నాడు. ఈ బీల్యూలోని కొడ్డుల భూప్రాణి ఖరీదారు కూడా శాశ్వత కోలవారుగామాత్రమే చూడుచుకొడు. ఈ చట్టాన్ని ప్రథమంగా ఏర్పరిగా లేసుకు వచ్చిందంచే భాద్ధికై కద్దం అయినప్పుడు మాత్రమే ఎట్టే సమయపేర్లం తేకుండా పట్టు చేస్తుంది ప్రథమంగా. నాలుగున్నర కట్టుంబ కుతూహల ఎక్కువ వుస్తుప్పుడు ఆ భూమిని లేసుకోవే నలిపిన్నే సమయపేర్లంకూడా యిస్తుంది. యినాందారుకు భూమి విమయము తెల్లించి శామాన్ ఇచ్చిందుల పట్ల పర్చుసెంటు చైసెంటుగా రీజిష్ట్రేషన్ చెప్పి నాల్చుకు అం % గానీ, యసెనిపెంటుకు అం కైమ్ము గాని చెల్లిస్తేనే పట్టు దౌరుకుతుంది ఇంకే పరిస్థితిలోను దారకడు. పట్టు చేసి మాలీగుజారీ బక్కయా మాదిరి నిర్వింధంగా పసూలు చేయడం కూడా జరుగుతుందన్నయాట. వాస్తవ వీపర్యాలు తెలిసిన మంత్రివర్యులిద్దరూ దీని ఘర్షించిన్నరవి అనుకోసు వాళ్ళకూడా కైలు నాయకులను కొనుటకు క్రూపించుటారు. కైలుల పరిస్థితులు నీమిటి? ఈనాంకైలులు ఇనాందారుల పట్ల ఏ విధంగా భాద్ధమడున్నారు? డబ్బుపెట్టే కొనుకొన్న రైతుల వద్ద ఎంటి కాగేకాలున్నాయి? భూమి ఖరీదు ఇతరుకు వ్యార్థమే ఇనాందారుకు తెల్లించాలు కాబట్టి వాళ్ళపుండి మరల గోళ్ళగూడగాట్టి యిచ్చు లేసుకోపటు న్నయం అంటారా? తేక ఆ కైలునుచీ మీధివ్విన డబ్బు పసూలు చేయకుండా అలనికి పట్టు వాక్కు యిప్పుడం న్నయం అంటారా?—అనేది ఈ అమీంటుపెంటున్నద్వారా తేలుతుంది. కైలునాయకు లయని చెప్పుపుంటూ కైలుంటు ప్రాచీనిధ్యం నోస్తూరా? తేక ఇవాందార్లకు ప్రాచీనిధ్యం వచ్చించి సమయపేర్లం ఇస్మించుకావే ప్రయత్నిస్తూరా? అనేది ధని ద్వారా లేసిపోర్చుంది. భూమాన్ ప్రతిబింధకంపల్ల అమ్ముకొస్తుట్లు కొమక్కుస్తుట్లు రీజిష్ట్రేషన్ కోలేదు. కొనుకొన్నప్పుటికి ప్రాసికొషుకుడు కొలుగా ప్రాసికొవ్వు. నీ ఇనాందారుకూడా క్రీతుల భూమి అరీదమ తెల్లించిని భూమి కొలుగా తెల్లించిని భూమి.

పెక్కదు ధనం ఇచ్చివ్వడే చూపింగొఱ కోలు యిచ్చారు. మళ్ళీ ఇవ్వాల్సు నష్టపరిహారం చెల్లించాలంపూన్నదు. ఇంత అన్నాడుమని; ఈ యాక్కు ఇన్నా ప్రాంత రైతాంగానికి నస్తుదూయకమైనది కాబట్టి, నా సవరణ అంగీకరిస్తారని కోరుతున్నాను.

ఆయిలే చిత్రుడు అంటుమిరావు శూరే ఒక అమెండుమొంటు ప్రపాచెట్టారు. దూనిని దూద్చాపు ఖాజికి కదిం నిద్యునమకు సవరణ ఇస్తానే, నేనూ ప్రపాచెట్టాను. వారూ అంతేప్పారు. వారే దానికి నా దానికి కాంత లేచా వున్నది. అక్కడ రైతాంగానికి మేలుచేయాలనే వుడ్యేశం తానే వారి అమెండుమొంటు తీసుకుపచ్చారు. నా సవరణకూడా వార్థకు మేలునేనే పద్ధతిలోనే పుండి కాబట్టి పారి సవరణక్కు ఎక్కువ లాఘాస్తి చేసే నా సవరణను వారు తప్పకుండా ఒలి పదస్సారని కోరుతున్నాను. వారి సవరణలో 'బి' ఏడైతే వున్నదో అది ఇనాం ప్రాంతాల్లో తప్ప రైతాంగానికి నేరుగా లాధం కలిగివచ్చోగా ప్రథమయ్య బొక్కసానికి ఒక పెద్ద భారాస్తి ఇల్లిస్టోండని అనుకుంటున్నాను. ఎందుకుంటే జాగిర్దారీ ప్రాంతాల్లో ఇనాములు ఇనాములగా ఇవ్వబడ్డాయి. కానే అసలు ఆ ఇనాందార్లకు యాచ్చింది ఎలం చూడాలి. అసలు అక్కడ ఇనాములు ఇస్తుడుమనినే సంభించి పుంటే ఏ కాంగ్రెస్ యిచ్చారు. అని యా యాక్కుక్రిందకు తీసుకు రావాలంటే ఒక అన్నాయం జరుగుతోంది. ప్రజలకు నేరుగా లాధం జరుగుతుందా? తేదా? ఆనేది చూడాలి. ఈ సవరణవల్ల రైతాంగానికి మేలు జరగకచోగా ప్రథమయ్య బొక్కసం పొద భారంపడే అవకాశం పుంది. నాలుగునుర ఫామిలి పోల్చింగ్స్కు పీంచి పుంటే నే కోలుదారుకా కానీవ్వండి, లేక ఇతరులకు గానివ్వండి, పట్టిచేయట జరుగుతుంది. అక్కాంటప్పుడు వారిపద్ధతసుంచి వచ్చే ధూమి లేక పోగా వాటినికూడా యా చట్టంక్రింద చేస్తేన యొడల ఇనాం పాక్కు తీసుకొంటున్న పేరుమిద వారికి కాంత నష్టపరిహారం యివ్వబడుతుంది. ప్రథమయ్యం ఇనాం దారుకు రెండు రకాలుగా నష్టపరిహారం యిస్తుంది. ఇనాం రద్దుచేయుటవలన ఒక నష్టపరిహారం ధూమిని తీసుకొస్తుందుకు రెండో నష్టపరిహారం; అలా రెండు విధాలుగా యిస్తోంది. అక్కాంటప్పుడు నేను వారిని కోరే దేహంటే తమ సవరణలోని 'బి' ని ఉపసంహారించు కన్నంటవల్ల నష్టం ఏమీ డేరు కాబట్టి వారు దానిని ఉపసంహారించుకొంటారని ఆచిష్టున్నాను.

شروع جسے۔ آئندہ راٹو بے۔ مسٹر اسپیکر سر۔ اس بل میں پر منٹ شیٹنگ کی بہ تعریف رکھی گئی ہے۔

"Permanent tenant means a person, who from a date prior to 10th June, 1950....."

میں نے اپنے امنڈ منٹ کے ذریعہ اسکو حذف کرنے کی خواہش کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انعامدار دوامی طور پر قول پر اراضیات دئے ہیں اور وہ اس طرح دیگئی ہیں کہ ان سے پیسے وغیرہ بھی لیا گیا ہے۔ لیکن وہ یعنی یارہن نہیں کیجا سکتیں تھیں۔ اس طرح کے دوامی پتے نہ صرف پہلے بلکہ ۱۰ جون سنہ ۱۹۵۰ کے بعد بھی ہوتے ہیں۔ ۱۰۔ جون سنہ ۱۹۵۰ کے بعد بھی منتقلیاں ہوتی ہیں۔ خصوصاً قانون ٹیننسی کے پاس ہوتے کے زمانے میں بہت سی یعن عمل میں آتے ہیں۔ اگر انہیں پیش نظر نہ رکھا جائے تو

نتھن ہو۔ ۱۔ جون کے بعد آج تک بھی جنہوں نے دوامی قول پر لیا ہے انہیں بھی یہی سہولت دینی چاہئے۔ ورنہ وہ لوگ نہ تو پرمیٹ ٹینٹ یعنی سکینگے اور نہ پرونگٹ ٹینٹ بلکہ معمولی ٹینٹ کی حیثیت ہو جائے گی اور انہیں مالگزاری کا۔ ۲۔ گونا دینا پڑیگا یہ عمل غلط اور خلاف خاطر ہے۔ اس لحاظ سے میں نے ترمیم دی ہے۔

دوسری بات اس میں یہ ہے کہ یہاں یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ (

Cultivating) میں نے یہ رکھا ہے (prior to 10th June, 1950
(اس سے یہ ہو جاتا ہے کہ personally

A permanent tenant means a person who, from a date prior to 10th June, 1950 has been cultivating personally the inam land on a permanent lease from the inamdar whether under an instrument or an oral agreement.

اس طرح یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ وہ دوامی قول پر اگر ذاتی طور پر کاشت نہیں کر سکتا تو اس صورت میں ہم غیر معمولی سہولت نہیں دے سکتے۔ لیکن یہ حقیقت پسندانہ نقطہ نظر ہوگا۔ وہ شخص اتنی ہی اراضی خرید قاہی چھنی کہ وہ کاشت کر سکتا ہے اگر اس طرح کوئی کاشت کرتا ہے تو اسکے لئے یہ کنسیڈریشن (Consideration) ہونا چاہئے۔ اس لئے میں نے یہ خواہش کی ہے کہ کلٹوئٹنگ پرسنلی (Cultivating personally) یہ عنوان چاہئے۔ اس طرح میں نے دو باتیں کہی ہیں۔ ایک نو یہ کہ ۱۔ جون سنہ ۱۹۵۰ کے بعد کے لوگوں کو پرمیٹ ٹینٹ میں داخل کرنا چاہئے دوسری بات یہ یہی دیکھنا ہے کہ آباد وہ خود کاشت کرتے ہیں یا نہیں۔ ان دونوں باتوں میں معقولیت ہے۔ اور یہ ان غریب لوگوں کے حق میں مدد ہو گا۔ میں سمجھنا ہوں کہ آنریل مور آف دی بل میری ترمیم کو بلا کسی اعتراض کے منظور کر لیں گے۔

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ ب۔ (بھوکردن۔ عام) :— سسٹر اسپیکر سر۔ شری کے۔ یہ نو سہواؤں راؤ نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ اس قانون کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ قابض قدیم کی جو تعریف دفعہ (۲) میں رکھی گئی ہے وہ ہمارے منشاء اور اغراض کی تکمیل۔۔۔۔۔

Shri Devisingh Chauhan (Ausa): Sir, I want to move an amendment to the amendment moved by Shri Ankushrao Ghare If this is the appropriate time, I may be allowed to move it.

Shri B. D. Deshmukh: I think the hon. Member can move it later on.

Shri Devesingh Chauhan: Before entering upon the general discussion on the amendments, I want to move my amendment to the amendment. I think it is proper that the amendment to the amendment should be moved first.

Mr. Chairman : There are three parts in the amendment moved by Shri Ankushrao Ghare. To which part does the hon. Member propose to move an amendment?

Shri Devisingh Chauhan : My amendment relates to part (c) of the amendment.

مشر جیر من :- اب اسٹڈ سٹھ ٹو امنڈمنٹ کیسے موسو کر سکتے ہیں -
شری جی - گوپال راؤ (پاکھال) :- آنریبل سیر کا امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ موسو
ہو جائے تو بجٹ کرنے میں آسانی ہو گئی -

Shri Devisingh Chauhan : Sir, I think the proper procedure is that my amendment to the amendment should be moved first.

Mr. Chairman : Then the hon. Member can move it.

Shri Devisingh Chauhan : I beg to move :

(i) That in the first line of the amendment (c), for the word 'a' substitute the word 'the'.

(ii) in lines 3, 4 and 5 of the amendment (c), delete the words beginning from "for twelve years prior to the date of coming into force of this Act, and whose rights are analogous to those of a pattadar or shikmidar and", and substitute the following : "at the time of the grant of inam or has been in continuous possession of such land for not less than 12 years before the date of vesting and".

(iii) In the last line of amendment (c), after the word 'pays' add the word 'to' and delete the words 'annual rent equal to' and substitute the words 'only the'.

If my above amendment is accepted, part (c) of the amendment, after amended, runs thus :

(c) "Kabis-e-Kadim" means the holder of Inam land, other than an Inamdar, who has been in possession of such land at the time of the grant of inam or has been in continuous possession of such land for not less than 2 years before the date of vesting, and who pays to the Inamdar only the land revenue."

Shri K. Venkatrama Rao (Chinakondur) : What is the word in the last line : Is it 'and' or 'or'?

Shri Devisingh Chauhan : The word is 'and' and it reads as : 'and who pays to the inamdar only the land revenue'.

Mr. Chairman : Amendment to amendment moved.

श्री. देवीसिंग चौहान :—अध्यक्ष महोदय, मैंने अमेंडमेंट को जो अमेंडमेंट लायी है, असमें और तो बारा साला भेदाद कायम की गयी है। पहले जो अमेंडमेंट मैंने लायी है असमी वजाहत कर दूँ तो ठीक होगा। मैंने जो अमेंडमेंट लायी है असमें १२ साला मुद्रत कायम की गयी है और लैन्ड रेविन्यू की भी ओर शर्त रखी है कि वह लैन्ड रेविन्यू भी अदा करता रहे। जो १२ साला मुद्रत रखी है असे तो मैंने माना है, लेकिन ओर और मर्जीद शर्तें यह बढ़ा दी है कि जब अिनाम अताकिया गया अस कक्ष असे काबीजे कदीम में शरीक किया हो। असके साथ ओरिजनल अमेंडमेंट से पट्टेदार और शिक्नामदार के जो अलफाज हैं वह मैंने निकालने के लिये तजबीज की है। मैंने जो अलफाज डिलीट करने के लिये कहा है वह जिस तरह से है।

Or whose rights are analogous to those of a pattedar or shikmidar.

जिस अमेंडमेंट में पट्टेदार या शिक्नामदार के जो अलफाज रखे गये अन्हें मैं भानने के लिये तैयार नहीं हूँ। जिसमें १२ साला कब्जा है या नहीं जिसको शाबित करने का अखत्यार पट्टेदार या शिक्नामदार को दिया गया है असे मैं भानने के लिये तैयार नहीं हूँ। मेरा अमेंडमेंट बिलकुल साफ है। काबीज कदीम की तारीफ के लिये मैंने सिर्फ दो शर्तें रखी हैं। ओर यह कि बारा साल से अस जमीन पर वह शास्त्रकाबीज हो, और दूसरे असने अपना लैन्ड रेविन्यू बराबर अदा किया हो, तो वह काबीजे कदीम की तारीफ में आ सकता है। असने अिनामदार को बराबर लैन्ड रेविन्यू अदा किया है। जिसमें सिर्फ दो ही शर्तें हैं जो मैंने अभी बताएँ हैं।

At the time of granting inam यह अलफाज मैंने रखे हैं।

شري کے۔ ايل۔ نرسماها راز: (At the time of granting inam)۔

श्री. देवीसिंग चौहान :—कुछ अिनामांत बैसे हैं जिसमें अिनामदार और कौलदार के बीच जिस तरह का मुहायेदा हुआ है। अिनामदार अस कौलदार से मालगुजारी हासिल करेगा जबतक वह कौलदार अस जमीन पर हो। यह ओर तरह का मुहायेदा अनुके बीच में हुआ है। जिस लिये यह अलफाज वहाँ रखना जरूरी है। असको भी जिस कानून में शरीक करना जरूरी था। अगर जिस तरह का मुहायिदा हुआ है या नहीं यह मालूम करने में दुश्वारी हो तो कुछ भुतबादिल सूरत हो जिस लिये १२ सालकी मुद्रत रखी गयी है। ऐसा हो तो वह भी काबीजे कदीम की तारीफ में आ सकता है।

मैं समझता हूँ कि जो अमेंडमेंट आओ असको मैंने जो अमेंडमेंट दूँ अमेंडमेंट दी है वह किसी तरह से भी अनुके मनके के स्थिति नहीं जाती। लेकिन अनुका जो अनुवाद है उसे ज्यादा साफ

करने के लिये और जो प्रैसिजर होता है, असे कम करने के लिये मैंने यह अमेंडमेंट दू अमेंडमेंट लायी है। मझे अभी इनकी ओर से अमीद है कि ऑनरेबल मैंवर असे मंजूर करेंगे।

شری کے - انت ریدی :- اس میں ایک اکسپلینیشن وہ جاتا ہے۔ دو چیزیں کہی جاہری، ہیں ۔ ایک تو یہ کہ انعام عطا کرنے وقت کوئی قابض تھا تو اسکو حقوق پیدا ہو جاتے ہیں اس کے بعد کوئی دوسرا شخص پیدا ہو جائے جس کو ۳ سال فہرست کے حقوق ہوں تو ان دونوں منبادل صورتوں میں کس کو فرجیع دینگے ۔ یہ چیزیں پیدا ہونگے ۔

श्री. देवेंद्रसिंग चौहान :—जिन सब के बारे में तसफिया करने का अस्त्यार कलेक्टर को दिया है, कि यिस तरह की यदि कोओी पेचोदगी आये और कुछ मसले पेश हों, तो अुसका तसफिया कलेक्टर ही करें।

شری کے - انت رینڈی :- اس کو میہم و کھنے کی کیا ضرورت ہے - واضح ہونا
جا ہٹئے -

श्री. देवीसिंग चौहानः—अिसके बारे में जो भी पेचिदगियां होंगी अनु तमाम का फैसला कलेक्टर हो करेगा तो मुनामिल होगा अिस लिये असे अखत्यार दिया गया है। कहीं कहीं शाजो-नादिर मुर्हें पैदा हो सकती है, अंसलिये असका तसफिया कलेक्टर करें।

شی و رکا تم گویاں ریندی (میرچل) ہے۔ دریافت اجتماعی کے وقت اگر کوئی دوسرا شخص قابض ہو اور دوسرے شخص کے نام پر انعام بحال ہو جائے تو کیا وہ قابض قدریم کی تعریف میں آجائے گا یا نہیں؟

श्री. देवोर्सिंग चौहान् :—यहां ऑनरेबल मेंबर ने जोक पेचीदा मसला रखा है। मैंने जो अमेंड-मेंट टू अमेंडमेंट (Amendment to Amendment) दी है अबसमें यह बैठता नहीं है। मेरी अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट तो बिलकुल साफ़ है। जब अिनाम अता किया गया अबस बक्त यदि वह अबस जीमीन पर काबीज़ हैं तो वह काबीज़े कर्दीम की तारीफ़ में आ जाता है और वह काबीज़े कर्दीम बन जाएगा। दर्यपित अिनाम अता करने के बाद ५० साल के भी बाद होसकती है। मेरा मनसा वह नहीं है।

مسٹر چین من یہ انعمادار کے مرنے کے بعد وراثت کی کارروائی جو ہوتی ہے اسکے متعلق پوجھے رہے ہیں۔

श्री. देवीसिंग चौहान :—मरने के बाद क्या होता यह मेरी अमेंडमेंट का भनवा नहीं है, और असके बारे में यहां कुछ जबाब में नहीं दे सकता।

شری کے - وینکٹ رام راؤ ہے قابض قدیم بنانے کے لئے کیا شرط ہے؟

श्री. देवोर्सिंग चौहानः—मैंने पहले ही बताया है।

श्री. नरेंद्र (काशीन) .—दो सेवरों के दरम्यान ही रहा है।

श्री. देवीसिंग चौहान :—जो लैंड रेविन्यू देता है, वह काबीजे कदीम की नारीफ में आ जाना है लेकिन वह शस्त्र और कुछ ज्यादा देता है तो वह अब तारीफ में नहीं आवेगा, ऐसा मेरा स्वतंत्र है। मेरी अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट यही है कि जो वरावर मालगुजारी देरहा हो और १२ साल का कद्दा रखता हो, तो वह काबीजे कदीम की तारीफ में आजाता है।

مسٹر چیر بن:- مالگزاری کی رقم کے مساوی اگر کوئی لینا ہے تو کیا تصور ہو گا؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—यदि मालगुजारी के बराबर कोई रकम दी जाती है तो वृमे माल-गुजारी ही समझा जायेगा।

ایک آنریل سبیر :- کیا آپ کے اسٹڈ منٹ کی وجہ سے دو اشخاص قابض قدیم ہیں؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—अंसातो नहीं हो रहा है। अेक ही शक्ति को वह बोखत्यार मिलनेवाला है।

श्री. गोविंदराव भोरे (कंधार आम) :—आप जिस तरह से कह रहे हैं, अुससे यह बुबहात होते हैं कि अिससे शायद दो किसम के काबिजे कदीम पैदा हो सकते हैं, अुसके बारें में बजाहत की जाय तो अच्छा होगा।

श्री. देवीसिंग चौहान :—आपने जो शुभहात जाहिर किये हैं, अस्त्रका जवाब जनरल डिस-
क्षण के बत्त दिया जा सकता है। मैंने अभी अपना अमेंडमेंट अमेंडमेंट मूल्य किया है।

شری ایل - این - ریڈی (وردھنا پیہ) :- دوسرے میرس بھی اظہار خیال کرسکتے

*شیری بی - ذی - ذیشکوہ - مسٹر اسپیکر سر - میرے امنڈ منٹ کے تعلق سے میں سمجھو رہا تھا کہ جو میرے امنڈ منٹ تو امنڈ منٹ پیش کر رہے ہیں اوس سے میرے مقصد کی تکمیل ہو جائے گی مگر جن اغراض کے لئے شری کے - اپنے نر شہوان را ق صاحب نے ترمیم پیش کی ہے وہ اون اغراض کو پورا نہیں کرنے ہے جو میرے امنڈ منٹ میں مضمعر ہیں - صرف مقدم یہ رکھا گیا ہے کہ جو زمانہ سے اس زمین پر قابض رہے وہی قابض قدیم ہے لیکن اس تعریف میں زمانے کا تعین نہیں کیا گیا ہے - دوسری کمزوری یہ ہے کہ

whose rights are analogous to those of a pattedar or shikmidar.

شکمیدار اور پھر دار کے دریان ایسے کونسے حقوق ہو سکتے ہیں میری
سچھ میں نہیں آیا

مسٹر چرمن :- کا امیئٹ ہنٹ نہیں ہے کی تائید میں کہہ رکھے ہیں ۔

شري بي - ذي - ديشمکھ : - هاں قابض قدیم کی جو تعریف اس بل میں وکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ وہ عرصہ دراز سے قابض رہے اور انعامدار کو قول کی رقم ادا کرتا رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تحریہ میں یہ چیز نہیں آتی۔ اگر یہ فرض حال ان شرائط کی تکمیل ہو بھی تو شاذ و نادر ہو سکتی ہے۔ قابض قدیم کی تعریف میں ایسے لوگوں کو شامل کیا گیا ہے جنکو دین قسم کے حقوق حاصل ہوں۔ عام طور پر دوسرے قانون کے لحاظ سے اگر کسی کا قبضہ مخالفانہ زائد از بارہ سالہ ہو تو اسکو قابض قدیم کے حقوق حاصل ہونے ہیں۔ چاہے وہ مالگزاری ادا کر رہے یا نہ کر رہے بارہ سالہ قبضہ ہو تو اس تعریف کے لحاظ سے حقوق حاصل ہو جاتے ہیں۔ دوسری چیز اس میں یہ ہے کہ

مسٹر چیر بن : - انعامی اراضیاں پر قبضہ مخالفانہ نہیں ہوتا ۔

شري بي - ذي - ديشمکھ : - عام قانون میں ہو سکتا ہے تو اس تعریف میں اسکو شامل کرنا چاہئے۔ جو مسلسل مالگزاری داخل کرے اسکو اس تعریف میں شامل کیا گیا ہے اگر معاهدہ یا دستاویز ک رویہ اسکو مستثن حقوق حاصل ہو چکرے ہیں تو اسکے لئے کے۔ ایل۔ نرسمہا راؤ صاحب کی ترمیم میں ہاؤزی کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

Kabiz-e-Kadim, means a holder of inam land other than an inamdar who has been in possession of such land for more than 12 years.

جزو اول یہ ہے ۔

or who has been paying only land revenue

جزو دوم یہ ہے ۔

or who has purchased the land through a registered or unregistered deed or oral agreement and is in possession thereof..

تو میں عرض کروں گا کہ منہ ۱۹۵۴ع کے بعد سے جب سے قانون لگانداری کا اطلاق ہوا ہم محسوس کر رہے ہیں کہ بہت سے کاشتکار ایسے ہیں جنکو انعامداروں پڑھداروں اور مالکان اراضی نے بدل کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ اسکی رویہ بہت سی دشواریاں پیدا ہوئے والی تھیں اور اجازت بیع وغیرہ کا سوال پیدا ہوتا تھا۔ اسکے بعد جو ترمیم ہوئی اوسکی رویہ فریقین پر لازم تھا کہ کلکٹر یا ذبی کلکٹر سے معاملہ بیع کی اجازت لیں۔ مالکان اراضی نے زمانے کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اپنی اپنی زمینات یچنا شروع کر دیا۔ ایسے لوگ جو زمین کے خواهان تھے وہ زمینات خریدنے لگئے اور زمینداروں نے اون سے کافی رقبوں وصول کئے۔ لیکن دستاویزات کی تکمیل نہیں ہوئی۔ اتفاقاً جاگیرات کے بعد جاگیرداروں نے یہ محسوس کیا کہ انکے حقوق اب ختم ہو رہے ہیں اسلفی اپنے نئے بھی انعامات کو ڈاکیومنٹس (Documents) یا معاهدات

کے ذریعہ منتقل کر دیا۔ اور لوگوں نے ہزاروں روپیہ دیکھ رکھا جائے تو ویسے لوگوں
خزید لئے۔ اگر قابض قدیم کی تعریف کو اسی صورت میں باقی رکھا جائے تو زمینات
کی روپیات جو انعامداروں کو کافی روپیہ دیکھ رکھیں خردیے ہیں زائل ہو جائیں کے
اور انکے وہ حقوق زائل ہو جائیں گے۔ عملی میدان میں جو ہو رہا ہے میں اسکو ظاہر
کرنا چاہتا ہوں۔ ٹینٹ یا قابض قدیم کے حقوق کے تحفظ کے لئے شری کے۔ ایل۔ نرسیہاراؤ
صاحب کی توبیم قابل قبول ہے.....

ایک آئریل میسر ہے اس میں مدت کی صراحت نہیں ہے۔ اگر ۱۲ سال کا مسئلسل قبضہ ہو تو.....

شري بي - ذي - ديشمکھ:- اس میں تین صورتیں ہیں

مسٹر چیرن : - انکوش راؤ گھارے صاحب کی ترمیم میں اور اس ترمیم میں کیا
لوقت ہے ؟

श्री. अंकुशराव घारे :— ऑनरेबल मेंवर औसा ने जो मेरी अमेंडमेंट को अमेंडमेंट दी है वह यदि राजिटिंग में देंगे, तो मैं अस्पर गौर कर सकूँगा क्योंकि अन्होंने जब तकरीर की तब मैं हाथसमें नहीं था।

* شری ایل - این - ریڈی : - مسٹر اسپیکر - اب ہمارے سامنے جو اہم ترمیمات پیش ہوئے ہیں اون میں سے ایک ترمیم شری کے - ایل - نرسمہا راؤ صاحب کی ہے - اور ہم کا منشاً میں نے یہ سمجھا ہے کہ انہوں نے تین قسم کے لوگوں کو اس میں شامل کیا ہے - ایسے لوگ جنکا قبضہ اراضیات انعامی پر زائد از بارہ سالہ ہے اور دوسرے وہ جو زر مالگزاری ادا کرتے ہوں - تیسرا ہے وہ جنہوں نے اراضیات انعامی کو خرید کیا ہو چاہے اوسکی رجسٹری ہوئی ہویا نہ ہوئی ہو یا معاہدہ زبانی کی بنا پر اوسکے قبضہ میں اراضیات رہے ہوں - پہلے جزو میں ۱۲ سالہ قبضہ کی شرط ہے چاہے وہ زر مالگزاری ادا کرے یا نہ کرے اونکا قبضہ قدیم تصور کیا جائیگا - قانون مالگزاری میں اراضیات خالصہ کے تعلق سے جو اصول تسلیم کیا گیا ہے اومی اصول کی بنا پر (دفعہ ۶۷) قانون مالگزاری ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو گا کہ) جو اشخاص مسلسل بارہ سال تک کسی اراضی پر کاشت کریں خواہ وہ صرف مالگزاری ادا کریں یا متفاق دین اور ٹائم لٹ کے لئے کوئی معاہدہ نہ کریں تو وہ شکمیدار تصور ہونگے - پہلے ہمارا یہ تصور تھا کہ اراضیات انعامی میں خواہ کوئی کتنے ہی عرصے تک کاشت کرے اسکو کوئی حقوق حاصل نہیں ہونگے - یہ تو انعامی قانون کا اصول تھا - اس اصول کے لحاظ سے بارہ سال کاشت کریں یا ابتداء سے کاشت کریں انکو کیا حقوق ملینگے اسکی صراحت تھے ہونی کی وجہ سے انکو کوئی حقوق نہیں ملتے - اس میں یہ جایا گیا ہے کہ پہ دار و شکمیدار کے مابین انکو حقوق حاصل ہوں - یہ کس طرح ہو سکتے ہیں - دفعہ ۶۷ کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو گا - اس میں پہلے پہ دار کے حقوق آپ سے تسلیم نہیں کئے تھے لیکن اب جب مسلسل بارہ سالہ قابض اراضیات خالصہ کے حقوق پہ داری کو آپ تسلیم کرے ہیں تو اراضیات انعامی کے لئے تسلیم کرنے میں آپ کو کیا عذر ہو سکتا ہے - قانون میں یہ

شرط نہیں ہے کہ وہ زرمالگزاری ادا کرے - بلکہ وہ اختلاف بھی ادا کرے تو شکنیدار مستفید ہو گا اور اوس کو زمینات سے بیڈھنے نہیں کیا جائیگا - اون کے حقوق بھی موروثی ہونگے - یہ جب تسلیم کر لیا گیا ہے تو پھر یہ تسلیم کرنے میں کیا امر مانع ہے کہ جو شخص پارہ سال سے زائد قابض ہے وہ بھی قابض قدیم ہے - انعامداروں قابضین - ہروئیکشید ٹینٹس - ہرمیٹس ٹینٹس اور مختلف لوگوں کے حقوق کا تو تعین ہورہا ہے پھر ان لوگوں کو محروم کیا جا رہا ہے - اور پھر یہ شرط بھی لکھی جا رہی ہے کہ اگر صرف زرمالگزاری ادا کرے تو وہ شکنیدار ہو گا ورنہ اوسکی مالکانہ حیثیت باقی نہیں رہیگی - یہ اصول غلط ہے - اس واسطے میں یہ کہونگا کہ شری کے - ایل - نرسمہا راؤ نے جو ترمیم پیش کی ہے کہ جو لوگ پارہ سال سے زائد قابض ہیں اونکو بھی قابض قدیم مان لیا جائے وہ بالکل ثبیک ہے اور دفعہ (۶۲) قانون مالگزاری کے مطابق بھی ہے - میں آنریبل مور آف دی بل سے جو روپنیو منسٹر بھی ہیں اور ایسے معاملات کو اچھی طرح سمجھے سکتے ہیں - یہ کہونگا کہ وہ اس پر اچھی طرح غور کریں - اور اس امنڈمنٹ کو اس نقطہ نظر سے نہ دیکھیں کہ یہ امنڈمنٹ اپوزیشن کی جانب سے پیش کیا جا رہا ہے - بلکہ جو اصول اس امنڈمنٹ میں مضمون ہے اوسکو بھی شریک کیا جائے - بعض جگہ انعامی جو صرف زرمالگزاری ادا کرتا ہے اوسکو بھی شریک کیا جائے - بعض جگہ زرمالگزاری اراضیات پندویست شدہ ہیں اور بعض جگہ غیر پندویست شدہ ہیں - بعض جگہ زرمالگزاری مشخص ہوئی ہے اور بعض جگہ مشخص نہیں ہوئی ہے - پھر بھی ہم یہ تسلیم کریں گے کہ اون کے لئے زرمالگزاری ہے - اب سوال یہ ہے کہ وہ زرمالگزاری کون ادا کرتا ہے - انعامدار کے جو حقوق اراضی پر ہیں اوسکو اوس نے کسی نہ کسی وجہ سے دوسرے کو دیدیا ہے - اور وہ زرمالگزاری ادا کر رہا ہے تو اوسکی حیثیت مالکانہ ہو جاتی ہے اس لئے ایسے شخص کو بھی قابض قدیم کی تعریف میں لینا چاہئے - ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں جو شخص زرمالگزاری ادا نہیں کر رہا ہے اوسکو بھی تسلیم کیا جائے آپ اون لوگوں کو تسلیم مت کیجئے - لیکن جو شخص مالگزاری ادا کر رہا ہے اور جس کے حقوق کو خود انعامدار نے بھی تسلیم کر لیا ہے اور زرمالگزاری اون سے لے رہا ہے اور پھر زائد از پارہ سال سے قابض ہے تو اوسکے حقوق آپ کیوں حتف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں - جن لوگوں نے زمینات خریدی ہیں اور آپ قابض قدیم کی کیشیگوری میں نہ رکھ کر دوسری کیشیگوری میں رکھنا چاہ رہے ہیں اسکی وجہ سے اون لوگوں کی حق تقی ہو گی اور یہ چیز انعامداروں کی پشت پناہی کرنا ہو گا - انعامداروں کو تو اپنی اراضی پیچھے کا حق ہی نہیں ہے - اگر کوئی انعامدار اس کی خلاف ورزی کر رہا ہے تو وہ مستوجب ضبطی ہے - لیکن آپ ایسے لوگوں کو جو انعامی اراضیات پیچھے ہیں سزا نہیں دے رہے ہیں - بلکہ جو لوگ خریدنے ہیں اوسکو سزا دیتے ہیں - ہاں اگر اون شخص کو جو ایسی اراضی خرید رہا ہے قابض قدیم کی تعریف میں مان لیتے تو پھر انعامدار اور خریدار دونوں کی ذمہ داری پر اور ہوئی - لیکن آپ صرف نیک نیت خریدار کو ہی سزا دینا چاہتے ہیں - اور اون لوگوں کو بچانا چاہتے ہیں جو قانون عطیات کی

خلاف ورزی کرتا ہے ۔ اور پھر اوسی خریدار سے قیمت لیکر انعامدار کو معاوضہ دینے والے ہیں ۔ یہ آپ کس اصول کے لحاظ سے کر رہے ہیں ؟ سزا دینا ہے تو دونوں کو دیجئے ۔ اگر انعامدار موجودہ قوانین کی خلاف ورزی کر رہا ہے تو اوسکے حقوق فوریت (Forfeit) ہو جائیں گے ۔ بعض جگہ ایسا ہو رہا ہے کہ انعامی اراضیات کا قولدار زرمالگزاری خود ادا کر رہا ہے اور بعض جگہ ایسا ہے کہ اراضی کا ذمہ دار بھی وہی ہے ۔ زرمالگزاری بھی گورنمنٹ کو وہی ادا کر رہا ہے ۔ تو ایسا آدمی اگر دم بارہ سال پہلے یا سات آٹھ سال پہلے یہ اراضی خریدلی تو آپ اوسکو قابض قدم کی تعریف میں کیوں نہیں لیتے ؟ آپ ایسے آدمی کو کسی اور تعریف میں لیکر پھر اوس کو انعامدار کو معاوضہ دلانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اگر ہاؤز من میں پر منجید گی سے شوک کرنے تو مناسب ہے ۔

اب اس کے بعد میں پرمیٹٹ ٹینٹ کے متعلق کچھ باتیں عرض کروں گا ۔ پرمیٹٹ ٹینٹ کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص دوامی قول کی بنا پر ۱۰۔ جون سنہ ۱۹۵۴ سے پہلے کا قابض ہو اوسکو پرمیٹٹ ٹینٹ تصور کیا جائیگا ۔ اب یہ تصور میری سمجھہ میں نہیں آیا ۔ شائد آنریبل موور آف دی بل کا منشا یہ ہو کہ چونکہ ۱۰۔ جون سنہ ۱۹۵۴ کو قانون قولداری نافذ ہوا اس لئے بعد کے لوگوں کو پرمیٹٹ ٹینٹی نہیں دیجا سکی ۔ اگر دینا ہے تو دم سالہ معاملہ پر دے سکتے ہیں ۔ اس کے پر خلاف جتنے بھی دوامی قول نامی یا معاهدات ہوئے ہوں وہ کالعدم تصور ہونگے ۔ یہ خیال بالکل غلط ہے اور قانون کے لحاظ سے بھی صحیح نہیں ہے ۔ کیونکہ خود ۱۰۔ جون سنہ ۱۹۵۴ سے پہلے ایک قانون جو قانون آسامی شکمی کے نام سے موسوم تھا نافذ تھا ۔ اوس کے لحاظ سے کوئی اراضی جو قول پر دیجائے گی وہ دم سالہ قول پر ہی دیھائیگی ۔ یہ صاف صاف الفاظ اوسی میں ہیں ۔ اس لئے سنہ ۱۹۵۴ ف کے قانون آسامیان شکمی نافذ ہونے کے بعد خود آپ کا دوامی قول کا تصور غلط ہو جاتا ہے ۔ لیکن اگر آپ اوس قانون کے رہنمے کے باوجود دوامی قول کو تصور کر سکتے ہیں تو پھر سنہ ۱۹۵۴ کے قانون کے نفاذ کے بعد بھی دوامی قول ہونگے اون کو بھی دوامی قول تسلیم کرنا چاہئے ۔ کوئی وجہ نہیں کہ آپ ۱۰۔ جون سنہ ۱۹۵۴ کی ہی ایک لکیر قائم کر دیں ۔ اس لئے میں یہ کہوں گا کہ آپ نے جو قانون بتایا ہے وہ محض انعامداروں کو فائدہ پہنچانے کی خاطر پناہ ہے ۔ کیونکہ اراضیات فروخت کرنے کی جو مہم شروع ہوئی وہ سنہ ۱۹۵۴ سے شروع ہوئی اور سنہ ۱۹۵۴ کے بعد زور پکڑی ۔ اگر آپ مواد منکروا کر دیکھوں تو معلوم ہو گا کہ ۱۰۔ جون سنہ ۱۹۵۴ کے بعد کثیر سے اراضیات فروخت ہوئے ہیں ۔ اوس میں اراضیات پہنچنے ہی اراضیات فروخت ہو گئی ہیں ۔ مگر دیکھ سمسستانوں میں سنہ ۱۹۵۴ کے بعد سے اراضیات فروخت ہوئے ہیں ۔ ان لوگوں نے بعض لوگوں کو دوامی قول کے کاغذات لکھ کر دیے اور بعض کو زبانی معاملہ پر ہی دیدیا ۔ ایسے لوگوں کو پروٹیکشن نہیں دینگے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ انہوں نے سنہ ۱۹۵۴ کے بعد جو اراضیات خریدی ہیں اور جنکا

تعریری و تیقہ اون کے پاس ہے وہ بیکار ہو جائے گا اور وہ نان پروٹیکٹڈ ٹینٹ بن جائیں گے ۔ اور پھر اون کو (۶۰) گونا زر مالکزاری دینا پڑیگا یا (۶۰) فیصد بازاری قیمت دینا پڑیگی ۔ حالانکہ انہوں نے خود اوسکو بازاری قیمت پر خریدا ہے لیکن پھر یعنی اون سے آپ معاوضہ وصول کریں گے اور اوس میں سے (۵۰) فیصد رقم انعامدار کو دینگے اور (۱۰) فیصد وضع کریں گے ۔ جو شخص خلاف ورزی کرتا اور جسکو اراضی لیچئے کا قانونی حق نہیں اوسکی تو آپ پیشہ نہونک رہے ہیں اور غریب کاشتکاروں کی پیشہ میں ختم پہونک رہے ہیں اس کی وجہ سے کئی لوگ متاثر ہو جائیں گے ۔ میں یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آنریبل منسٹر نے جو تعریف قابضین قدیم کی اس بل میں رکھی اوس کے لحاظ سے مارے اسٹیٹ میں دو فیصد بھی قابض قدیم تسلیم نہیں کشیے جاسکیں گے ۔ میں نے مختلف مقامات سے جو روپورٹ منگوائی ہے اوسکی بنا پر معلوم ہوا کہ صرف ایک سمعان گویاں پیشوں میں ایسے لوگ ہیں جو اس تعریف کے تحت آسکتے ہیں ۔ باقی دوسری چکے یا تو پرمیٹٹ ٹینٹ ہونگے یا پروٹیکٹڈ ٹینٹ یا نان پروٹیکٹڈ ٹینٹ ۔ قابض قدیم کوئی نہیں ہے ۔ آپ قابض قدیم کی تعریف کو اتنی محدود کر رہے ہیں کہ اوس سے ایک فیصد اشخاص کو بھی فائدہ نہیں ہوگا ۔ اس کے بعد آپ پرمیٹٹ ٹینٹ کا جائزہ لیجئے ۔ آپ کے قانون کے لحاظ سے جو لوگ سندھ ع سے چلے زمینات خریدے ہیں یا پرمیٹٹ لز بول شے ہیں اون کی تعداد بھی کم ہے ۔ اس لشے میں آنریبل منسٹر سے کہونگا کہ وہ اس پر سنجیدگی سے غور کریں ۔

[Shri B. D. Deshmukh (Chairman) in the Chair]

آپ دیدہ و دانستہ یا عمدًا نقصان تو نہیں کر رہے ہیں لیکن نا دانستہ طور پر یہ نقصان کاشتکاروں کا ہوگا ۔ اس لشے میں عرض کروں گا کہ سنہ ۱۹۴۷ء کے بعد جن لوگوں نے زمینات خرید کشیے ہیں اون کے پاس رعن اگرینٹ (Written agreement) ہی ہیں زیادی معاملہ بھی ہوا ہے ۔ ویسے لوگوں کو آپ محروم نہ کریں ۔ اسی لشے میں درخواست کرتا ہوں کہ پرمیٹٹ ٹینٹ کے متعلق ہماری جو تعریف ہے آپ اوسکو مان لیں ۔ ہم نے کوئی مدت کا تعین بھی نہیں کیا ہے ۔ انعامداروں کے جو قولدار ہیں جو سیدھے سادھے پرمیٹٹ ٹینٹ ہیں اگر آپ ثالث کا لمحہ لگا دینگے تو اس کی وجہ سے چند لوگوں کو فائدہ ہو گا چند لوگوں کو نہیں ہو گا ۔ اس واسطے ثالث جو رکھا گیا ہے اسکو حل فر کر دیا جائے ۔ اور انعامداروں اور قابضین کے درمیان جو معاملہ ہوا ہے اوسکو تسلیم کر لیا جائے ۔

مسٹر چین : آپ کو کاف وقت دیا جا چکا ہے ۔

شری ایل ۔ این ولی ۔ میں ابھی ختم کروں گا ۔ پرمیٹٹ ٹینٹ کے سلسلہ میں یہ ترمیم پیش ہوئی ہے کہ "ٹو کلشیوٹ پرسنلی (To cultivate personally)" پرسنلی کا فقط اضافہ کرنے کے لشے یہ رکھا گیا ۔ پرسنلی کلشیوٹ کا کیا مطلب ہے ۔ قانون مالکزاری کی اس دفعہ کے لحاظ سے کوئی قابض نہیں ہے ۔ کلشیوشن (Cultivation) کی تعریف

نہ قانون مالگزاری میں ہے نہ اپیشن ایکٹ میں ہے اور نہ قانون قونڈاری میں ہے - اسلئے قانون قولداری میں اگر اسکی تعریف کریں تو اس کا مفہوم صاف ہو جائے گا - ورنہ دوسرے اشخاص بیچ میں الہکر آئینگے اور کہنے گے کہ میں درمیانی قولدار ہی لیا ہوں اس کو یدخل کر کے مجھے قبضہ دلایا جائے - لفظ "کلشیوٹ"، رکھنے سے ایسے چھکٹے پیدا ہو سکتے ہیں - اس لئے اس کی بھی ترمیم کرونا ضروری ہے - انعامdar طبقہ جو سالہا سال سے خون چوستا رہا ہے کسانوں کو کچل کر رکھا ہے - قول نامہ لکھا یا ہے اور من مانے طور پر جو کچھ وہ کرتا رہا ہے اس کا لحاظ کرتے ہوئے میری جانب سے جو امنتمث پیش ہوا ہے ہافز اسکی تائید کرے میں اتنا کہتے ہوئے اپنی تغیری قسم کرتا ہوں -

شری ایم - رام روڈی (ونپری) : - قابض قدیم کے تعلق سے جو امنڈ منٹ دے گئے ہیں اون کے تعلق سے مجھے مختصرًا عرض کرونا ہے - آنریبل میجر کے - یل نرسہوان راؤ صاحب نے اپنے امنڈ منٹ میں اسکی وضاحت کی ہے کہ جو کسان بارہ سال سے لینڈ روینیو داکرتا رہا ہے وہ اس زمرہ میں آسکتا ہے۔ انکا نقطہ نظر ٹھیک ہے لیکن حب اسپلیمیشن کا اسیج آئیکا تو اس وقت دقت ہو گئی - پورے ایکٹ کی چہان یہن کرنے پر بھی کوئی ایسا لکشن نظر نہیں آیا اس لئے پہ ترمیم پیش کرنا پڑا - پہن تو یہ ہوتا کہ آنریبل منسٹر خود یک سپریٹ کلاز اس قسم کا لائے کہ جو لینڈ روینیو ادا کرتے ہیں انکی الگ تعریف کریں - جو بارہ سال سے قابض ہیں ان کی الگ تعریف کرتے اور جو اصل قابض یا خریدار ہیں انکی الگ تعریف کرتے - وونہ بہت سے لوگوں کے حقوق تلف ہونے کا اندیشه ہے رہٹ روڈنگ کے وقت خود منسٹر صاحب نے فرمایا کہ جتنی انعامی اراضیات خریدی گئی ہیں انکے حق پہنہ خریدنے والوں کو جائز قرار دینگے - لیکن ایسی کوئی صورت بدل جن نہیں ہے - اسلئے میں یہ عرضی کروں گا کہ اس بارے میں کوئی دفعہ مدون کیا جائے تو جو ترمیمات پیش ہوئیں وہ یہ سہولت و تہذیبا ہو سکنگی -

چونکہ اس قسم کے امنتمث جسکو قابض قدیم کی تعریف میں پیش کیا گیا ہے کلاز ۱۱ میں کچھ اسپلیمیشن اور ایشنس آئے ہیں - مثلاً کے - انت روڈی صاحب نے ایک اسپلیمیشن دیا ہے کہ اور اس میں یہ بتلایا ہے کہ جو انعامی اراضیات کے خریدار ہیں انکو محفوظ رکھا جائے - میں نے بھی خاص طور پر جاگیرات کے لئے جہاں باگیرداروں کو بنزلہ قائم مقام گورنمنٹ سمجھا گیا ہے انکے بارے میں امنتمث دیا ہے - لیکن انت روڈی صاحب نے تمام انعامات پر متعلق یہ چیز رکھی ہے - جہاں تک ہے امنتمث کا تعلق ہے وہ کلاز ۱۱ میں ٹھیک نہیں پیٹھتا - مثال کے طور پر وہ سوسیک رائٹس (Rights) کے تعلق سے ٹھیک نہیں پیٹھتا - اس لئے میں نے یہ کہا ہے کہ ایک سپریٹ کلاز بنائیں تو مناسب ہے -

کے سایل - نرسہوان راؤ صاحب کے امنتمث کی اسپریٹ بھی بہت اچھی ہے لیکن وہاں پک چڑھا ساخت طلب ہو جاتی ہے - مثال کے طور پر میں بتلاؤں گا کہ ہمیں نہ صرف

بارہ سال کے قابض کو دیکھنا ہے بلکہ جو شخص پرچیز کیا ہے اسکو بھی دیکھنا چاہئے سمسستانوں میں ہزاروں ایکر کی سیریات ہیں۔ چنانچہ وہاں کے راجہ صاحب نے دیشکھوں اور بڑے بڑے پتیلوں وغیرہ کو زمینات دی ہیں اور یہ لوگ دوسرے چھوٹے لوگوں کو بھی ہیں جو حقیقت میں قابض ہیں۔ یہ دیشکھوں میں کی حیثیت سے دوسروں کو زمینات فروخت کر کے خود روپیہ حاصل کریں ہیں اور آج تک لینڈ ریونیو دے رہے ہیں۔ ایسے میں من (Middle men) کو جو صرف ریونیو ادا کر رہے ہیں کیا قابض قدیم کی تعریف میں لینگر جیکہ اس خریدو فروخت کا کہیں داخلہ بھی نہیں ہے۔

شروع ایل۔ این ریڈی:— انکا پوزیشن (Possession) ہونا لازمی ہے۔

شروع ایم۔ رام ریڈی:— لینڈ ریونیو ادا کرتے ہوئے بارہ سال کا قابض ہونا اسکی صراحت نہیں ہے۔

آئما کور سمسستان کی یہ مثال تھی اب وہی کولیجیئے۔ وہاں راجہ صاحب نے انہی مکمل حقوق فروخت کر دئے ہیں۔ انہیں بہتر لہ قائم مقام گورنمنٹ ہونے کے پورے اختیارات حاصل ہوئے تھے۔ انہوں نے کچھ اراضیات قول پر دئے اور کولہاپور سمسستان میں سنہ ۱۹۳۷ع میں کچھ اراضیات آکشن کیں اور جو زیادہ بد (Bit) کیا انکے نام وہ زمینات چھوڑی گئیں۔ اس طرح بعض لوگ رقم دئے اور بعض لوگ نہیں دئے لیکن انہیں لا کھوں روپیہ حاصل ہوا۔ اسلئے وہاں دقت پیدا ہو رہی ہے اگر قابض قدیم کی تعریف کو ان لوگوں سے متعلق کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسلئے مسوروں کی دی ہل اوپن ہارت (Open Heart) سے آگئیں۔ یہ خیال نہ کریں کہ یہ تجویز اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے کیونکہ کوئی جدید دفعہ مدون نہ مانیں تو زیاد بہتر ہوگا۔

* شروع ادھرواٹ پیل (عثمان آباد۔ عام):— میں آنریل ممبر شروع انکشن راؤ صاحب کے امنٹمنٹ پر امنٹمنٹ دے رہا ہوں۔

مسٹر چرمن۔ میرے خال میں عین وقت پر امنٹمنٹ مسوہ ہو تو اسکے مسورو کو بھی اڈجسٹ (Adjust) کرنے کا موقع ملتا چاہئے۔ اسلئے بہتر یہ ہے کہ آپ اسکو رائٹنگ (Writing) میں دیجئے۔

شروع ایل۔ این۔ ریڈی:— امنٹمنٹ تو امنٹمنٹ پیش ہو تو اسپر ظہار خیال کا بھی موقع ملتا چاہئے۔

شروع ادھرواٹ پیل:— میں رائٹنگ میں دونگا۔ اس کلارز میں آنریل ممبر کے۔ بل نرسہوان راؤ صاحب کا امنٹمنٹ ہے۔ قابض قدیم کا بارہ سال کا قبیلہ ہو یہ ایک شرط ہے اور دوسری شرط یہ ہے کہ وہ ریونیو ادا کرتا ہو۔ کتنی ہو اسکی کوئی کنڈیشن نہیں ہے۔ تیسرا یہ کہ منتقلی ہوئی ہو چاہئے وہ رجسٹرڈ ڈیڈ (Registered deed)

سے ہوئی ہو یا ان رجسٹرڈ ڈیڈ (Un-Registered deed) سے ہوئی ہو اور یہ کہ وہ قابض ہو۔ اپنی میرے پیش رو مقرر نے کہا کہ انعامدار اپنی چمڑی بچانے کیا ہے کئی چیزیں بیچ میں لائیں گے۔ قابض قدیم کیلئے وہ کہہ سکتے ہیں انہوں نے قبضہ دیا تھا۔ خریداری کیلئے کہہ سکتے ہیں کہ اگر ثابت لمحہ ہوئی تو مناسب تھا۔ خریدی دئے ہیں لیکن محروم کرنا ہے تو وہ محروم کر سکتے ہیں کیونکہ وہ یہ کا کہہ سکتے ہیں کہ ہم مستقلی دینے کے مجاز نہ تھے وغیرہ۔ اس لحاظ سے اس قانون جو ڈھانچہ ہے ان میں کوئی امندشت جگتا ہے تو وہ آنریبل میر فار اوہ کامنڈشت ہے لیکن اس میں شخص یہ ہے کہ گرافٹ کے وقت ایک آدمی تھا لیکن بارہ سال کے قبضے کے وقت دوسرا۔ اسکو میں نے ایک پراویزو سے کلیر کیا ہے ایسی صورت میں بارہ سال کا جسکا قبضہ ہو گا اسکو پرائری دیجائیگی ایسی صورت میں جیکہ کلیمنٹس (claimants) دو ہیں۔ دوسرا شخص جو بارہ سال سے مسلسل قابض ہے تو ایسی صورت میں میں نے ایک پراویزو دیا ہے کہ ایسا کانفلکٹ (Conflict) ہوتا ہے تو جسکا کنٹینووس (Continuous) قبضہ ہے اسکو دینا چاہتے۔ یہ میرا امندشت ہے۔

श्री. गोविंदराव मोरे:—अध्यक्ष महोदय, जिस दफे पर जो अमेंडमेंट्स पेश हुजे हैं, अनुको
देखने से भालूम होता है कि जो भौजूदा बिल में काबिजे कदीम की तारीफ की गयी है। अस्तकी वजह
से हमारे दिलों में कुछ शुब्हात पाये जा रहे हैं, और वह यह है कि मुझकिन है जिनाम अबालिशन
के बहत साढे चार गुना से ज्यादा जिनामी जमीन अपने कबजे में रहने के लिये चंद फर्जी, काबिजीन
या और किस्म के लोग जो जिनामदारों के रिस्तेदार वर्ग रा हों अनुको पैदा कर के ज्यादा से ज्यादा
जमीन अंकेवायर (Acquire) करने की जिनामदार कोशिश करें। यही
अमेंडमेंट का मनदा जाहिर हो रहा है। मेरे ख्याल से ऑनरेबल के यल. नर्ससन्हराव साहब की
अमेंडमेंट कबूल की जाय तो जिनामदारों का बहुत ज्यादा फायदा होगा। हर बहत यह कहें कि
आरा साल से फलां शस्त लगान दे रहा है, फलां शस्त फलां जमीन पर जबानी मुआहदे पर काबिले
काबीज है वर्गरा—

شري کے۔ وينکٹ رام راؤ:- اس سے انعامداروں کو بھی نقصان ہوگا۔

श्री. योगिदराव मोरे :—वे अपने रिस्तेदारों से मुआहदा करते हैं। आपके दिलों में शुब्दहात हैं कि जिनामदार बिससे फायदा अड़ायेंगे, लेकिन मेरा यह कहना है कि ऑनरेबल मैंबर श्री. के. यल. भरस्सल्डर की तरभीम अगर कबूल की जाय तो बुससे जिनामदारों का और ज्यादा फायदा होगा। जिसलिये अगर ऑनरेबल मैंबर पर्सेम औसा और श्री. अंकुशराव चारे जिन दोनों सदस्योंने जो अमेंडमेंट्स दिये हैं अनुको और अन पर अमेंडमेंट टू अमेंडमेंट के तीर पर अद्वाराव प्रादील साहब की तरफ से जो अमेंडमेंट दी गयी है अस्को जिस तरह से तीनों अमेंडमेंट्स को बेक साथ कबूल किया जाय तो ठीक होगा, क्योंकि असीसे सब से ज्यादा फायदा काबिजीन को और फिल्वक्स जो जिनाम लैंडज पर काबीज है, अनुको होगा। मैं मुच्छर आफ दि बिल को दरखास्त करूंगा कि वे जिन तीनों अमेंडमेंट्स को कबूल करें तो ठीक होगा।

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[*Shri B. D. Deshmukh (Chairman) in the Chair*]

* شری جی - گویاں راؤ:- مسٹر امپیکر سر۔ کلارز (۲) پر شری انکش راؤ کے امنڈمنٹ پر امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ پیش کرتے ہوتے یہ کہا گیا کہ جس زمانہ میں پہنچ عطا ہوا ہے اس زمانہ سے قابض ہو یا ۱۲ سال پہلے سے لینڈ روینیو ادا کرتا ہو - میں آنریبل سبیر سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ حیدرآباد میں ایسے انعامات ہیں جن کا ایک تھاں یا دو تھاں لینڈ روینیو سرکار کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے انعاموں کے نامنیل انعامدار ہیں جو تریونڈرم - مدراس یا میسور یا ترچنا پلی میں یعنی حیدرآباد اسٹیٹ سے باہر رہتے ہیں۔ ان کا نام یہاں باقی رہتا ہے۔ امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ پیش کرنے والے سبیر یہ چاہتے ہیں کہ ۱۲ سال سے ان کا قبضہ ہو اور لینڈ روینیو ادا کرنے ہوں تو وہ آجاتے ہیں۔ یہ سوال آتا ہے کہ یہاں انعامدار ہے ہی نہیں۔ انعامدار تو معاوضہ لیکر چلا گیا ہے۔ یہاں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ "اور وہ لینڈ روینیو ادا کرتا تھا، اگر لینڈ روینیو ادا نہیں کرتا تھا اور ۱۲ سال کا قبضہ کلکٹر کے سامنے ثابت کرتا ہے تو اس کے قابض قدیم کے حقوق ختم ہوجاتے ہیں۔ بہت سے انعامدار ایسے ہیں جنہوں نے اپنے انعامات کو اس سے پہلے ہی یچ لیا ہے۔ چونکہ ایک تھاں کا جو سوال آتا ہے گورنمنٹ کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ ان انعامات کی وراثت کی صورت میں بھی ۱۵ قبضہ کی کثوثی ہوتی ہے۔ ایسے مختلف انعامات ہیں۔ اس چیز پر لینڈ روینیو کا تعین کیا جاتا ہے لیکن یہ لینڈ روینیو کی تعریف میں نہیں آتا۔ اس طرح شری کے۔ ایل۔ نرسہوان راؤ کے امنڈمنٹ پر جو امنڈمنٹ آیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ اس امنڈمنٹ کے مقصد سے کسی آنریبل سبیر کو اختلاف نہیں ہے۔ مجھے اس بات کا علم نہیں کہ اس بارے میں آنریبل مور آف دی بل کا منشا کیا ہے۔ لیکن اب تک جو مباحثت ہوئی ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ شری کے۔ ایل۔ نرسہوان راؤ کے امنڈمنٹ سے کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ اس میں جو شکوک پیدا ہوتے ہیں ان سے انعامدار فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔ امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ کا اور اس امنڈمنٹ کا ایک ہی مقصد ہے۔ خریدار کو جو حقوق ہوتے ہیں شری کے۔ ایل۔ نرسہوان راؤ کے امنڈمنٹ سے اسکو محفوظ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ میں خریدار کے حقوق کو باقی نہیں رکھا جا رہا ہے۔ میں نے اپنے شبہات کو ایوان کے سامنے رکھا ہے۔ "اور لینڈ روینیو ادا کریں گے" "امن سے منشا" فوت ہو جائیگا۔ لینڈ روینیو رکھنے سے یہ ہو گا۔ امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ میں کوئی قابلیت نہیں ہے اور قابض قدیم کو محروم کرنا نہیں چاہتے۔ ان الفاظ کے رکھنے سے یہ ہوتا ہے کہ انعامدار کا وجود ہی نہیں رہتا تو کس کو ادا کیا جائیگا۔ انعامدار یہاں نہیں رہتا۔ وہ یچ کر چلا گیا ہے تو لینڈ روینیو کس کو ادا کریں گے۔ اس کو رائیٹس سے دست بردار ہونا پڑیگا۔ اس چیز کو قابلیت قابلیت کی تعریف میں شری کے۔ ایل نرسہوان راؤ نے ایسے رکھا ہے کہ

'Kabiz-e-Kadim' means a holder of inam land, other than an inamdar, who has been in possession of such land for 12 years or who has been paying only land revenue".

اگر اس کے ساتھ ساتھ اس کا قبضہ بھی رکھیں اس چیز کی توضیح اس میں کریں تو نہیک ہو جائیگا۔ وردنگ (Defect Wording) میں ڈکٹ () ہو تو اس کو درست کیا جاسکتا ہے لیکن اصل کو مان لیا جانا چاہیئے۔ اس چیز کو صاف کیا جاسکتا ہے اس میں تین چیزیں ہیں

مسٹر چیرمن :- یہ آرگیومنٹس (Arguments) پہلے بیش ہو چکے ہیں ۔

شری گوپال راؤ :- اوس جانب کے آنریبل ممبر نے کہا تھا کہ خریداروں کے رائیش کو محفوظ کرنے کے لئے دوسرا کلاز لایا جانا چاہیئے ۔ دوسرا کلاز بھی رکھا جائے تو اس کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے ۔ پر مینٹ ٹینٹ کے بارعے میں ۱۹۰۰ع رکھا گیا ہے ۔ یہ غلط ہے ۔ اس کے بعد ہوسکتا ہے ۔ اس سے پہلے بھی بھی ہوسکتا ہے ۔ اس کی صراحت ہونا چاہیئے تاکہ غلط فہمی دور ہو جائے ۔

Shri Devisingh Chauhan : I would take only a minute. I have simply moved my amendment to the amendment of Shri Ghare ; but have not participated nor expressed my views on the general discussion on the amendments. I, therefore, request you, Sir, to give me only one or two minutes.

مسٹر چیرمن :- آپ کو جنرل ڈسکشن میں دوبارہ حصہ لینے کا موقع نہیں ہے کیونکہ آپ نے امنٹمنٹ ٹو امنٹمنٹ مووکرنے وقت مباحثت میں حصہ لیا ہے ۔

Shri Devisingh Chauhan : I think I have the right to participate in the general discussion on the amendments. Moreover, I am asking just for a minute or two.

I support the amendment of Shri Ankushrao Ghare, hon. Member for Partur, because in clause 1 we have accepted the amendment that this Inam Abolition Bill will come into force immediately or from the date of its publication in the Official Gazette. The amendment moved by the hon. Member for Partur is a consequential amendment and therefore I request the Member-in-charge of the Bill to accept that amendment also.

شری گے - ڈی - رنگا رنلی :- اسپیکر سر ۔ دقعدہ (۲) خص (۱) جزو ب میں شری انکشن راؤ نے جو ترمیم بیش کی ہے
شری اے - داج رنلی (سلطان آباد) :- اسپیکر سر ۔ مجھے کچھ کہنا ہے ۔ میرا امنٹمنٹ ٹو امنٹمنٹ ہے ۔

مسٹر چرمن :- بات یہ ہے کہ کافی مباحثہ ہو چکے ہیں - پہلے مورخ صاحب کے منشاً کو سمجھ لیں تو بعد میں الجھٹ کیا جاسکتا ہے۔

شروع اسے - راج ریڈی :- پہلے میرا امتنمانٹ نو امتنمانٹ مولو ہو جانا ضروری ہے - شری کے - ابل - ترسنہ راؤ کے امتنمانٹ نو تین آلتھیویز (Alternatives) کا موقع ہے یا نہیں اس میں شبہ ہے - اس لئے میرا امتنمانٹ نو امتنمانٹ نو کہ ہے کہ "، ہو ہیز یعنی" (Who has been) کو ڈیلٹ (Delete) کیا جائے اور ہو ہیز (Having) کی بجائے ہیونگ (Who has) کرتا ہوں۔ وکھنے کے لئے سجیست (Suggest) کرتا ہوں۔

مسٹر چرمن :- آپ اپنی ترمیم کے ساتھ پڑھئے۔

Shri A Raja Reddy : With my amendment to amendment, the amendment runs as follows: 'Kabiz-e-kadim' means a holder of inam land, other than an inamdar, who has been in possession of such land for more than 12 years, or paying only land revenue or having purchased the land through a registered or unregistered deed or oral agreement is in possession thereof."

Mr. Chairman : Amendment to Amendment moved.

The Minister for Local Government and Education (Shri Gopalrao Ekbote) : We want to know whether Shri Ankushrao Ghare has accepted the amendment to amendment suggested by Shri Devisingh Chauhan. If he declares that he is prepared to accept or not, that would make things easier.

Shri Ankushrao Ghare : I accept the first amendment. I do not accept the other amendment moved by Shri Udhva Rao Patil.

شری کے - ابل - ترسنہ راؤ :- میں آنریبل معتبر شری اسے - راج ریڈی کے امتنمانٹ نو امتنمانٹ نو قبول کرتا ہوں۔

* شری کے - وی - رنگا زیلی :- اسیکر سر - دفعہ (۲) ضمن (۱) جزو (ب) میں ترمیم لائی گئی ہے - اس سے پہلے چونکہ تاریخ اشاعت جریلمہ یہ متعلقہ ترمیم کو قبول کر لیا گیا ہے اس لئے یہ ترمیم لازمی ہو جاتی ہے - اس لئے شری انکشن راؤ نے جو پہلی ترمیم، ترمیم اسے پیش کی ہے اس کو قبول کرتا ہوں۔

دوسری جو ترمیمات اس میں پیش کی گئی ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ میدھانے ایسی جو ترمیم قبول کی ہے اس کے بعد ان کی ضرورت باقی نہیں رہتی - اس لئے میدھانے اختلاف کرتا ہوں۔

اصل دفعہ کے ضمن (ای) میں قابض قدیم کی تعریف کی گئی ہے۔ اس پرسری دیوی سنگھ چوپان کی ترمیم کو جسے شری انکشن راؤ نے تسلیم کر لیا ہے بخنسے منظور کر لیا ہوں۔ دوسرا چو ترمیمات پیش کی گئی ہیں ان کا تفصیلی جواب دئے بغیر اتنا ہی کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ ہم نے قولداروں کی چار اقسام بتلائی ہیں۔ ترمیم پیش کرنے والے آتربیل ممبر کی تقریر سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ قابض قدیم نہ ہونے سے وہ محروم ہو جاتے ہیں۔ ایسا نہیں وہ قابض قدیم نہ ہونے کی صورت میں پرمنٹ ٹینٹ پاپروٹکٹڈ ٹینٹ یا ان پروٹکٹڈ ٹینٹ کی حیثیت سے اپنے نام پر پٹہ کراسکرے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ ہر یہ میں کچھ کمی یعنی ہو جاتی ہے۔ حسب مذکور قابض قدیم کے علاوہ مزید تین اقسام کے قابضین کو پٹہ حاصل کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ اسی لئے قابض قدیم کی تعریف میں داخل نہ ہونے سے قولدار کو کسی قسم کا قبضان نہیں پہنچتا۔ قابض قدیم کی تعریف کو ہم نے دواںکال سے محدود کیا ہے۔ بھیں تحقیقات اعلیٰ یہ معلوم ہو کہ پہلے سے وہ قابض ہے تو سرنشتہ عطیات کے احکام کی رو سے ایسے قابضین کو مستقل پٹہ داری کے حقوق دئے گئے ہیں۔ ان کے حقوق کے تعین کا اختیار انعامداروں کو نہیں ہے۔ جو حقوق ان کو پہلے سے ہیں وہ حاصل رہیں گے۔ ان کو پٹہ کرنے کے لئے کسی پرمیم (Premium) کے دینے سے ضرورت نہ ہو گی۔ جو لوگ عطا کے پہلے سے قابض نہ ہوں لیکن ان کا قبضہ اس قدر مت کراہا ہو کہ جس کی وجہ سے دوسرے اراضیات کے صورت مستقل قبضے کے مستحق ہوں، یا دوسرے الفاظ میں وہ مالکاں سکنے ہوں تو ایسے لوگوں کو قابض قدیم کی تعریف میں داخل کر دیا گیا ہے تاکہ وہ انکے نام بغیر کسی پرمیم کے ادا کرنے پٹہ ہو جائے۔ اس کے لئے یہ صورت باتی کی ہے کہ بہ ادائی مالگزاری زاید از بارہ سالہ قابض ہوں۔ بیہ کہا گیا ہیکہ بعض ایسے اشکال ہیں کہ قولدار مالگزاری ادا نہیں کرتا۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں امن استدلال کو قبول نہیں کرتا۔ جاہے کسی اور ملک کا کوئی اسماقلنون ہو ہم اسی کے پابند نہیں ہیں لیکن ہمارے ملک کے قانون کی رو سے کوئی قولدار ایسا نہیں ہے کہ بلا ادائی معاوضہ اپنا قبضہ رکھتا ہو۔ اگر ایسا کوئی ہے تو وہ غاصب ہو سکتا ہے قولدار نہیں ہو سکتا۔ اوس کے متعلق یہ تصور ہو گا کہ مالک کے حقوق سے اغراض کر کے وہ قابض ہو گیا ہے۔ لیکن قولدار کے الفاظ اوسی وقت صادق آسکرے ہیں جیکہ وہ زریلان ادا کرتا ہو۔ ایسے دو اقسام کے ہو سکتے ہیں۔ جب تک انعامدار سے معاهدات

[Shri Anna Rao Ganamukhi (Chairman) in the Chair.]

نہ ہوں نہ مالگزاری سے پڑھکر دیتے ہی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ جو شخصیں ملک کے نہ مالگزاری کے علاوہ نہ لگان ادا کرنے کے وعدے یہ مالک سے قبضہ حاصل کیا ہو اوس کو قابض قدیم کی تعریف میں اس وجہ سے داخل نہیں کیا گیا کہ اوس کے معاهدے کی بنا پر اس طرح کا قبضہ حاصل کرنے سے اس کو قبضہ دوامی کے حقوق حاصل نہیں ہوتے ایسے اشخاص کو پرمیم کے بغیر پٹہ لینے کے حقوق حاصل نہیں ہیں۔

۔ شری نلیل۔ این۔ رہنمی۔ م۔ کیلغاہم سٹاپنی دوامی کے حقوق حاصل ہو سکتے ہیں؟

شري کے - وي - رنگاريدھی :- وہ ديواني کا اصول ہے۔ قانون ميعاد ساعت میں بنایا گیا ہے کہ.....

شري کے - وينکٹ رام راؤ :- ديواني کا اصول نہیں ہے بلکہ مال کا اصول ہے۔

شري کے - وي - رنگاريدھی :- مال میں حقیقت کے زائل کرنے کا اصول نہیں ہے۔ فانون ميعاد ساعت میں ہے جب کوئی شخص جائداد غیر مقولہ سے بيدخل ہو تو اسکو اندون ۲ سال دعویٰ کرنا چاہئے ورنہ حق نالش و حقوق ملکیت سے وہ محروم ہو جائیگا۔ اسلئے زائد از ۲ سالہ قبضہ کی شرط ہم نے اس میں رکھی ہے۔ فرض کیجئے کہ ایک شخص انعام کے عطاً کے پہلے سے قابض ہے بعد میں وہ بے دخل ہو چکا اوسکے بعد دوسرا شخص زائد از ۲ ممالک سے بادائی زر مالگزاری قابض ہے تو پہلا شخص تاہم وہ اپنے حقوق کو اپنے افعال سے زائل کرچکا ہے یعنی بے دخل ہونیکرے بعد اوس نے اندون ۲ سال فانوفی چارہ کار اختیار نہیں کیا اسلئے اسکا حق ملکیت زائل ہو جائیگا۔ ان حالات کے تحت زائد از ۲ سالہ قابض کوہم نے حق ملکیت دیا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ زر مالگزاری کی ادائی کے الفاظ اسلئے رکھئے گئے ہیں کہ زر مالگزاری ادا کرنے سے اوسکے متعلق تصور یہ ہو گا کہ انعامدار کے دیگر حقوق کو وہ تسليم نہیں کرتا ہے۔ اس تصور کے تحت زائد از ۲ سالہ قبضہ کے ساتھ ساتھ زر مالگزاری کی ادائی کی شرط بھی رکھی گئی ہے۔ اگر اس شرط کو نہ رکھا جائے تو وہ شخص بھی قابض قدیم کی تعریف میں داخل ہو جائیگا جس نے انعامدار سے وقتاً فوقتاً قول کی مدت پڑھا کر اپنے قبضہ کو زائد از ۲ سالہ کر لیا ہے۔ ایسا شخص ممکن ہے محفوظ قولدار یا عارضی قولدار کی تعریف میں آجائے۔ اسلئے اسکے چار اقسام بنا کر مستحکم طور پر اسیے حقوق دئے گئے ہیں کہ کوئی دوسرا شخص ان حقوق کو زائل نہ کر دے۔ قابض قدیم کی جو تعریف ہم نے کی ہے وہ نہایت جامع ہے۔ اس سلسلہ میں شري دیوی سنگھ چوہان نے جو ترمیم پیش کی ہے میں اسکو مجتنسہ قبول کرتا ہوں۔

شري ابل - این - ريدھی :- پرمیتشٹ ٹینٹ کی تعریف کیا ہے۔

شري کے - وي - رنگاريدھی :- اسکا جواب دیا جا چکا ہے۔ پرمیتشٹ ٹینٹ کی بیان بھث نہیں ہے۔

شري اے - راج ريدھی :- کلاز ۲ اس وقت ووٹ کے لئے رکھا جا دھا ہے۔ پرمیتشٹ ٹینٹ کی تعریف کیلئے ہم نے ترمیم پیش کی ہے۔ اگر آنریبل میسر افچارج آف دی بل اسکا جواب دین تو مناسب ہو گا۔ ”۱۹۵۰ سے“ جو تعریف رکھی گئی ہے وہ کیوں رکھی گئی ہے؟

شري کے - وي - رنگاريدھی :- ”۱۹۵۰“ کے ہند سے کی حد تک آپ نے ترمیم پیش کی ہے۔ اسپر میری نظر نہیں پڑی تھی۔ ۱۹۵۰ کے ہند سے کے متعلق میرا یہ جواب ہے کہ اس ہند سے میں ترمیم کریں گے تو بہت سے پرمیتشٹ ٹینٹس کو آپ دعوت دینگے۔

اسطح پر تیم دینے سے بچنے کی کوشش کریں گے ۔ تا پس قدم انعامدار کے عطا کے بغیر انعامدار کے کسی معاہدہ کے بغیر اپنے حقوق حاصل کرتا ہے ۔ عطا کے پہلے سے قابض ہونے سے یا بارہ سال بہ ادائی زر مالگزاری قابض رہنے سے اگر انعامدار قبضہ دوامی کے حقوق عطا کر دئے ہوں تو وہ پرمیٹنٹ ٹینٹ کھلاتا ہے ۔ اسکے لئے ۱۹۵۰ کی قید لکھی گئی ہے ۔ سنہ ۱۹۵۰ تک جو پرمیٹنٹ ٹینٹ بن چکا ہے وہی رہیگا ۔ اس کے بعد کے عارضی یا غیر محفوظ ٹینٹ ہونگے ۔ اس لحاظ سے اوس سے پر تیم لیا جائے گا ۔ سنہ ۱۹۵۰ کی تاریخ کو حلف کرنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہر سے قانون کا مقصد فوت ہو جائیگا اور لوگ اسکے خلاف حقوق حاصل کرنے کیلئے سازش کریں گے اس لئے میں اس ترمیم کو قبول نہیں کرسکتا ۔

شری ایل ۔ این ۔ ریڈی :— لیکن اس سے سرکار کو کیا نقصان ہو گا ۔ پر تیم تو انعامدار کو ملتے والا ہے ۔ وہ سازش کیوں کریگا یہ سمجھو میں آئے والی بات نہیں ہے ۔

شری. دیویسیگا چاؤhan :— پریمیوم سے گلنمنٹ کو میلنے والा ہے ।

..... شری ایل ۔ این ۔ ریڈی :— ۵۷ فیصد ۔

شری کے ۔ وی ۔ ونگارڈی :— سرکار کی جیب میں کیا آئے والا ہے اور قولدار و انعامدار کی جیب میں کیا آئے والا ہے یہ پیش نظر نہیں ہے ۔ بلکہ قولدار و انعامدار و سرکار تیوں کے حق میں بکسان انصاف ہو یہ پیش نظر ہے ۔ سنہ ۱۹۵۰ کی تاریخ نکل دیں تو غرض پوری نہیں ہو گی ۔ جو عارضی ٹینٹ ہیں وہ بھی پرمیٹنٹ ٹینٹ میں جائیں گے ۔

Mr. Chairman : The question is :

“That in para (b) of sub-clause (1), for the portion beginning with : “provisions” in line 2 and ending with “inam” in line 4, substitute : “Act comes into force”

The motion was negatived.

Mr. Chairman : I shall put Shri K. L. Narsimha Rao's amendment as amended by Shri Raj Reddy to vote :

The question is :

“ That for para (c) of sub-clause (1), substitute :

“(e) ‘Kabiz kadim’ means a holder of inam land other than an inamdar, who has been in possession of such land for more than twelve years or paying only land revenue or having purchased the land through a registered or unregistered deed or oral agreement and is in possession thereof.”

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

“That in lines 1 and 2 of para (h) of sub-clause (1), omit, ‘from a date prior to 10th June, 1950’.”

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

“That in line 2 of para (h) of sub-clause (1), between the words ‘cultivating’ and ‘the’, insert the word ‘personally’.”

The motion was negatived.

Mr. Chairman : Shri Ankushrao Ghare.

Shri Gopal Rao Ekbote : Sir, parts (a) (c) of Shri Ankushrao Gahre’s amendment have been accepted by the Member-in-charge of the Bill.

Shri Ankushrao Ghare : Sir, I beg leave of the House to withdraw part (b) of my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Chairman : The question is :

“That after para (k) of sub-clause (1), add the following as para (1) :

“(1) ‘Judi’ or ‘quit-rent’ means the amount fixed by and payable to Government by the Inamdar out of the land revenue assessed on Inam land.”

The motion was adopted.

Mr. Chairman : The question is :

“That Clause 2, as amended, stand part of the Bill”.

The motion was adopted.

Clause 2 as amended was added to the Bill.

Clause 3

Shri J. Anand Rao : I beg to move :

"Omit sub-clause (3)."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

"That after sub-clause (3), add the following proviso :

'Provided that in no case rent exceeding the rate of double the land revenue shall be recoverable by such Inamdar from the occupant of any Inam land and arrears of a period exceeding three years immediately preceding the date vesting under section 3 shall be recoverable by the Inamdar'."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Udhava Rao Patil : I wish to omit the words 'and (h)' in my amendment. I shall move it in the corrected form. I beg to move :

"Omit para (g) of sub-clause (2)."

Mr. Chairman : Amendment moved.

شري جي - آندراؤ - مسٹر اسپیکر سر۔ میں نے سب کلارز (۲) کو اوپٹ () کرنے کے لئے امنڈمنٹ پیش کیا ہے۔ یہاں یہ رکھا گیا ہے کہ انعامدار اور نیشنٹ میں جو تعلقات پہلے تھے اس کے لحاظ سے اگر کچھ بقا یاجات ہوں تو انہیں وصول کرنے کا لازم رہیگا۔ یہ نہونا چاہیتے۔ کیونکہ یہ پہلے کے معاهدات اپسے ہیں جو قانونی طور پر نہیں ہوتے ہیں اور میں ماننے عمل میں لائے کریں ہیں۔ اور اسی طرح قولداروں پر بقا یاجات یہی من ماننے عائد کریں گے۔ اس کے علاوہ بہت سی انتظامی اراضیات پر اس طرح بندویست ہوا ہے کہ وہاں خالصہ سے زیادہ روپینیوں وصول کیا جاتا تھا۔ مالگزاری کی وصولی میں سختیاں کی جاتی تھیں۔ اس لحاظ سے اب جیکہ ہم انعامات اپالش کر رہے ہیں اس طرح یہ رسمی سے سابقہ بقا یاجات وصول کریں گے جانے کا موقع نہیں جانا چاہیتے۔ جی میرا امنڈمنٹ ہے۔

* شری بن۔ ڈی۔ دیشمکھ : مسٹر اسپیکر سر۔ اس قانون میں جیسا درج (۲) کا منٹا یہ ہے کہ اس قانون کی نفلڈ کی تاریخ پر جو انعامات ہیں وہ منسوخ ہو کر ان اراضیات کے حقوق حکومت کو حاصل ہو جائیں گے۔ یہ دفعہ (۲) ضمن وہ کے ہاریے میں کیا

پروسیجر (Procedure) رہیگا اس چیز میں واضح کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دفعہ (۲) کے ضمن (۲) میں یہ کہا گیا ہے کہ

“Nothing contained in sub-sections (1) and (2) shall operate as a bar to the recovery by the inamdar of any sum which becomes due to him before the date of vesting by virtue of his rights as Inamdar and any such sum shall be recoverable by him by any process of law, which, but for this Act, would be available to him.”

یہاں انعامدار کو قابض سے کچھ بقايا وصول طلب ہو تو باوجود اس کے کہ اس انعام کا حق زائل ہو رہا ہے اور اس پر کسی قسم کی قانونی ذمہ داری باقی نہیں رہتی۔ اس کے معاوضہ کے دفعات بھی رکھئے جا پسکرے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ حکومت کیوں مدد فرضیوں کو اہمیت دیکر ضمن (۲) کے تحت وصول کرنے کا حق رکھ رہی ہے۔ جس سے متعلق بقاياجات ہیں اسی پر انعامدار کے حقوق نہیں رہتے جو رقم وصول طلب ہے اور جو قرضہ تھا اس سے کٹی گونا زائد انعامدار وصول کرچکا ہوتا ہے۔ پھر بھی اس کو وصول کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے قبل شری ہے۔ آنندراوٹن سب کلائز (۲) کو اوٹ کرنے کے لئے ترمیم پیش کی ہے۔ مسکن ہے حکومت اس ترمیم کو منظور نہ کرے۔ اس لئے ایک ایسا راستہ نکالا گیا کہ ایک طرف تو حکومت کی انعامدار کو دینے کی جو پالیسی ہے وہ بھی مکمل ہو اور دوسری طرف قابض اراضی پر بقايا کوئی بار نہ گذرے اور وہ بقايا اسکی پے اینگ کیسیسوی (Paying Capacity) میں ہو ایسی صورت میں بقايا وصول کیا جائے۔ اس لحاظ سے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے کہ

“Provided that in no case rent exceeding the rate of double the land revenue shall be recoverable by such Inamdar....”

اس انعام پر یکسالہ مالگزاری ہو تو اس سے دو گونا انعامدار کو دینا پڑیگا۔ یہ وصول نہ سکیگا۔ دوسری چیز یہ ہے کہ

“...and arrears of a period exceeding three years immediately preceding the date vesting under section 3 shall be recoverable by the Inamdar.”

یہاں یہ رکھنے کی ضرورت اس لئے ہے کہ کسی قانون کے تحت بقايا وصول نہیں ہو سکتا۔ یہاں یہی انعامدار کسی اراضی پر تین سال سے زیادہ کا قرضہ وصول نہیں کرسکتا۔ اس لئے میں نے یہ وضاحت رکھی ہے۔ مالگزاری سے دو گونا بقايا ہو تو اس کو وصول کرنیکا حق انعامدار کو رہیگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے لئے کافی ریلیف ہے کیسی صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ جسے آنند راؤ صاحب کی ترمیم جو اوٹ کرنے کے لئے ہے اس سے یہ زیادہ پتھر ترمیم ہے اور حکومت کی پالیسی کے مطابق بھی ہے۔ اور

امید ہے کہ آنریبل مور آف دی بل اس کو خوشی سے قبول کریں گے۔ اور یہاں جو قابض اضافی ہے ان کو اس پار سے کسی طرح ریلیف دینگے۔

* شری ادھو راق بیل :- میں نے (جی) پر امنڈ منٹ دیا ہے۔ میں جانتا ہوں اس کا جواب دیا جائیگا کہ وہ بینادی حقدار ہے۔ لیکن میں اپنی بحث میں پنڈت جی کی تقریر کانسٹی ٹیوشن اور کانگریس ہی کے مینیفسٹو (Manifesto) کو ہافز کے سامنے رکھ کر بتاؤں گا کہ میرا امنڈمنٹ کتنا واجب ہے۔ ہمارے پاس سر انجام ہاہی کا جو ڈھانچہ تھا اس کو ختم کرنے کے لئے پنڈت جی نے کانگریس کے پالیٹ فارم سے کہانہ کہ یہ سب ختم ہونا چاہیے۔ اور کوئی امتیاز نہ کیا جانا چاہیے۔ لیکن اس قانون کے ذریعہ انعام اپالیشن کرنے وقت یہی آپ انہیں زیادہ فائدہ پہنچانے بغیر بھی ختم کر سکتے ہیں۔ ۲۱ (اے) جو امنڈسکشن ہے اس کے متعلق میں نے کورٹ کے نظاموں دیکھنے کی کوشش کی۔ اس میں یہی ایسے ہی ریمارکس ہیں۔ کوئی شخص اسکی جانداد سے محروم نہ کیا جائیگا سوائے قانونی انتہائی کے۔ اور دوسرے یہ کہ اسکی جانداد نہیں لی جا سکتے گی۔ یہ قانون یہی ایسا نہیں بنایا جائیگا۔ لیکن جاگیرات انعام۔ معاف انعام اس کے متعلق جو قانون دوسرے اسٹیشنس میں بنائے گئے ہیں وہ قانون عدالت میں چیلنج کئے گئے۔ خاص کر کامیشور راق و رسیس اسٹیش ۱۹۵۰ءع پشن کا مشہور کپس ہے۔ اس وقت دستور میں ترمیم کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اپالیشن آف جاگیرس اینڈ انعام یہ عوام کو دیا ہوا تیقین ہے۔ اگر اس کے خلاف ہوتا ہے تو کانسٹی ٹیوشن بنانے والوں نے یہ محسوس کیا کہ جاندادوں میں فرق کیا جائے۔ ایسا اسٹیش جو جاگیر ہو انعام یا معاف انعام ہو اور ایسی جانداد جو خانگی ہو کسی شخص کی پڑا بڑی یا ملکیت ہو ان دونوں میں فرق کیا جائے۔ ۱۹۵۱ءع میں اس طرح امنڈمنٹ ہوا کہ (81 A. Insert of new article 81 A.) اور اس کو کانسٹی ٹیوشن جب سے نافذ ہوا اس وقت سے رئاسپکٹیو افیکٹ دیا گیا۔

"After Article 81 of the Constitution, the following Article shall be inserted and shall be deemed always to have been inserted, namely—"

۲۱۔ اے اس طرح سے ہے۔

"Notwithstanding anything in the foregoing provision of this Part...."

۱۔ یہ آٹھیکن آیا۔ یہ قند امتنل رائٹیٹ کا ہے۔

"...no law providing for the acquisition by the State of any estate or of any rights therein or for the extinguishment or modification of any such rights shall be deemed to be void on the ground that it is inconsistent with, or takes away or

abridges any of the rights conferred by any provisions of this Part :"

اسٹیٹ کے جو بنیادی حقوق دئے گئے ہیں اگر اس میں کسی کرنے ہیں یا ان کو ابالش کرنے ہیں تو اس سے کوئی قانون وائیڈ (void) نہ سمجھا جائیگا جائز سمجھا جائیگا۔ یہاں اس سکشن میں جو اسٹیٹس ابالش کرنے کا قانون بنایا جاسکتا ہے اسکا جواز دیدیا ہے۔ اس ترمیم سے بل کو متعلق کیا جاسکتا ہے۔

Provided that where such law is a law made by the Legislature of a State, the provisions of this Article shall not apply thereto unless such law, having been reserved for the consideration of the President, has received his assent.

یہ قانون تاجائز نہیں سمجھا جائیگا۔ راشٹرپتی ایک مرتبہ اسک منظوری دیتے ہیں تو اس قانون کو چیلنج نہیں کیا جائیگا۔ اس دفعہ کی تعبیر میں یہ بھی جواب ہو سکتا ہے کہ یہ دفعہ محض . . . مع کے قانون کو ویالیڈیٹی (Validity) دیتے کیا جائیں گے۔ لیکن یہ آر گیوینٹ اس وجہ سے قوی نہیں ہے کہ واضعان دستور کے سامنے یہ سوال تھا اسلئے انہوں نے (ب) کلراز ایڈ کیا محض ان قوانین کیلئے جو اس دستور کے پہلے بنائے گئے تھے۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ آئندہ کئے قوانین سے بھی بنیادی حقوق متاثر نہیں ہو سکتے۔ اسٹیٹ کی تعریف اس طرح کیجئی ہے۔

The expression 'estate' shall, in relation to any local area, have the same meaning as that expression or its local equivalent has in the existing law relating to land tenures in force in that area, and shall also include any jagir, inam or muafi or other similar grant.

اسکی وضاحت محض اسلئے کیجئی ہے کہ وہ اسکو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ دستور بنانے والوں کا مقصد یہ ہے۔ میں نہیں سمجھا کہ حکومت انعامداروں سے اتنی ہمدردی کریں اسلئے کہ اس میں کسی اسٹیٹ کے قانون کو پریسٹنٹ کا اسنٹ (Assent) ملتا ہے تو وہ کورٹ میں چیلنج نہ ہوگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے ٹیکٹسی ایکٹ سب سے پہلے بنایا ہے۔ اس قانون میں بھی ہم اگر معاوضہ نہ دیتے اور پریسٹنٹ اسکو ایسٹ دیتے تو یہ ہندوستان کے لئے نظریز ہو جاتا۔ لیکن ایسا نہیں کیا۔

دوسرा امنڈمنٹ جو بھاؤ راؤ صاحب نے مو و کیا ہے اس میں ایریوس آف رنٹ (Arrears of rent) کی وصولی کا سوال ہے۔ لیکن یہ اس زمانے کے ایریوس ہیں جیکہ انعامدار اور ٹیکٹ کے درمیان رشتہ طریقے نہیں ہوا تھا اور اس وقت میں مانے ایریوس لکھئے گئے۔ کوئی تحریری معاہدہ نہیں ہوتا تھا۔ یہ پابندی عائد ہونا ہے کہ ڈبل ہووڈ یہ رکھا۔ گیا ہے کہ تین سال کا وصول کرسکتے ہیں۔ میں حکومت سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ قانون میعاد سماحت میں بھی تین سال تک بقايا رنٹ وصول کیا جاسکتا

ہے۔ نیشنی کے سکشن (۲۸) میں بھی تین سال کا بقايا رکھا گیا ہے۔ قانون میعاد سمعت اس قانون سے متعلق ہے تو اسکے اثر اسپر پڑتا ہے۔ اگر تعلق نہ ہو تو وہ کسی وقت بھی خص کر سکتا ہے۔ اس درجے سے لیٹیشن امنڈمنٹ میں رکھا گیا ہے۔ میں اس امنڈمنٹ کو سپورٹ کر کے اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

Shri Devisingh Chauhan: I stand to oppose the amendments moved by the hon. Member from Osmanabad, by the hon. Member from Bhokardan and by the other hon. Member from Sircilla.

The amendment moved by the hon. Member from Osmanabad is too late for consideration in this House. The principle which he, with great force, tried to put before this House may be there; but it is too late to apply that principle to the Inamdar. The mischief had already been done. This State has already been paying one crore and fifteen lakhs of rupees as compensation to the Jagirdars; and now, it is not a practical sense to apply the principle of Abolition of the Inams without paying any compensation at all. Therefore, as a matter of practical approach I oppose this amendment.

We have provided compensation here for the Abolition of the Inams in the same manner as we were paying compensation to the jagirdars every year. There may be many Inamdar whose amount of compensation may not be very great. These are small amounts and we are trying to convert the feudal society into a rational and equitarean society. Therefore, the compensation which we have provided under this Bill may act just like a buffer between two railway carriages. When the two carriages are joined together the buffer acts to minimise the shock. The provision for compensation in this Bill does not put any hardship or burden on the State Exchequer. Therefore, as a practical measure I oppose the amendment moved by the hon. Member from Osmanabad.

About the amendment moved by the hon. Member from Bhokardan, I oppose it on the ground that the amendment is based upon an incorrect understanding of the provisions of the Tenancy Act. I would like to draw the attention of the hon. Member to Section 102 of the Tenancy Act. Certain inam lands or certain property were originally taken away from the purview of the Tenancy Act. But by the second amendment made in 1951 all the inam lands have been brought under the purview of the Tenancy Act. So

for our purposes, the Tenancy and Agricultural Lands Act as amended in 1951 is applicable to all the inams to which our present Bill of Abolition of the Inams applies. This means that the rents payable by the tenants of the inam lands have already been controlled. Sections 11 and 12 of the Tenancy Act regarding reasonable rent and maximum rent apply to inam lands also. The amendment brought by the hon. Member from Bhokdan tries to control and fix the maximum rent of inam lands. I think this amendment if accepted would be quite repugnant to Section 102 and other Sections of the Tenancy Act ; and this House, knowing full well that there are certain provisions for controlling the rents of the inam tenants would not accept any amendment which is repugnant to the provisions of an existing enactment. Therefore, I would request the hon. Member that he should withdraw his amendment, so that there would be no repugnancy or contradiction between the provisions of two enactments passed by this very House.

I oppose also the amendment of hon. Member Shri J. Anand Rao because the rents of the inam tenants can be collected by the inamdars ; and the enforcement or promulgation of the Abolition of Inams Act would not, in any way, affect the arrears of rent collectable by the inamdars.

شري بی۔ ذی۔ دیشمکھ پر آپ نے جو حوالہ دیا ہے وہ ایرپرس آف رنٹ کے
بارے میں نہیں بلکہ وہاں پر ہے ۔

(Recovery by the inamdar of any sum which becomes due to him.)

انی سم (Any sum) کا مطلب یہ ہے کہ مختلف قسم کے رقم ہوسکتے ہیں - جس
کے متعلق ہم نے انہی امتہننٹ کے ذریعہ ایسی رقم پر لیٹ عائد کر دی ہے ۔

مسٹر چیرمن پر وہ مارجینل نوٹ میں ہے ۔

Shri Devisingh Chauhan: Though the word 'any sum' is used, it definitely refers to the rent. It is not the intention of this Bill to make the tenant liable for the debts or any other amount or liability which the tenant of the inamdar might have incurred to pay him. That is not the intention. The definite intention is simply to cover the rent.

شري بی۔ ذی۔ دیشمکھ پر تو صاف کیوں نہیں رکھا جاتا۔ اگر قانون لگانداروں
کے دفعہ کے حوالہ سے رکھا جاتا تو اچھا تھا ۔

Shri Devisingh Chauhan: I would have welcomed the amendment to that extent from the hon. Member.

شري گرواريندي - آپ خود امندمنٹ ثو امندمنٹ پيش کرسکتے ہیں ۔

Shri Devisingh Chauhan : There is no amendment at all. So the rents payable by the inam tenants can be recovered by the inamdars. For this no legal sanction is necessary under this Inams Abolition Act. A general provision is already there.

Shri A. Gurava Reddy : Then, where is the necessity for keeping it there?

Shri Devisingh Chauhan : Simply it has been put there as a precaution. Nothing more than that. The same thing has been made more clear. There is no purpose other than this.

So I oppose all the three amendments and I hope the amendments moved by the three hon. Members would be withdrawn.

شري کے - وينکٹ رام راؤ : سائز اسپیکر - سب سکشن (۳) کے سلسلہ میں بحث کرتے ہوئے شائید یہ سمجھا جا رہا ہے کہ ہم سکشن (۱۰۲) آف ٹیننسی ایکٹ کے الفاظ سے ہے خبر ہیں - میں آریل میر کی اطلاع کی لئے اس قانون کا دفعہ (۳۲) آپ کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں - یہ کہا جا رہا ہے کہ ٹیننسی ایکٹ کے جتنے بھی احکام اور کارروائیاں ہونگی وہ ریپکنٹ (Repugnant) ہونگی اور اس ایکٹ کے احکام قابل پذیرائی ہونگے - اس لئے دونوں میں ایک قسم کا انٹرڈپنڈنس (Inter-dependence) ہے - اس لئے ٹوٹالس لینڈ روپنیو کی جو ترمیم ہے وہ ریپکنٹ ٹیننسی ایکٹ نہیں ہوگی - یہ بحث کی جا رہی ہے کہ دفعہ (۳) کے تحت ایک دفعہ پورے انعامات گورنمنٹ میں وسٹ (Vest) ہو جائیں گے - اس کے بعد اس کا تیجہ کیا ہوگا - اس سلسلہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دفعہ (۳) کے تحت جب ایک دفعہ انعامات وسٹ ہو جائیں گے تو وہ پورے رائٹس اور لایبلیز (Liabilities) کے ساتھ وسٹ (Vest) ہو جائیں گے - صرف انعام سے استفادہ کا حق نہیں ہوگا - جب آپ کمپنیشن دیکر انعامات حاصل کر رہے ہیں تو انعام سے متعلقہ جتنے بھی حقوق ہیں اور جتنی بھی ذمہداریاں ہیں وہ تمام کی تمام حکومت میں وسٹ ہو جائیں گے - اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دفعہ اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ انعامداروں کا تھمان نہ ہو - اس کے نہ رہتے کی صورت میں انعامداروں کو حق حاصل ہے کہ اپنا بقا حاجات جو وصول نہیں کئے گئے وہ وصول کر سکتا ہے - لیکن ایسا نہیں ہوسکتا - الفاظ

“Nothing contained in sub-section (1) and (2)”

جو دکھئے گئے ہیں اوسکی وجہ سے ہم اوس کو اپوز (Oppose) کر رہے ہیں

ہیں۔ اور اس کے لئے ہمارے پاس اسٹرانگ ویزنس (Strong reasons) کیونکہ جب آپ نے انعامی اراضیات حاصل کی ہیں تو وہ حقوق اور ذمہ داریوں کے ساتھ حاصل کی ہیں اس لئے ضمن (۳) رہنے کی وجہ سے ایسے حقوق جو اشتہ کو حاصل ہوتے تھے وہ پھر انعامداروں کو روپورث (Revert) کر رہے ہیں۔ آنریل منستر نے بہ فرمایا تھا کہ اس قانون کو بناتے وقت انعامداروں کے حقوق۔ قابضین قدیم کے حقوق۔ پروتیکشید ٹینٹ کے حقوق اور عام ٹینٹ کے حقوق ہمارے سامنے نہیں تھے۔ بلکہ نش کام یوگی (Nijkaam-yogi) (بن کر ہم نے یہ قانون بنایا ہے۔ لیکن انعامداروں کے وقت آپ کی نشکام یوگ کی سادھنا (Nijkaam-yogi) کہاں کی۔ جو حقوق اشتہ میں وسٹ ہو گئے ہیں اون کو آپ انعامداروں کو روپورث کر رہے ہیں۔ جو حقوق انعامداروں کو حاصل نہیں ہیں اون کو ہر سے انعامداروں کو دئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ میں آپ کو ابالیشن آف جاگیرس کی تیمیل دینا ہوں کہ جب جاگیرات اشتہ میں وسٹ ہو گئے تو یک ونیم آنہ کی کشتی منسوخ ہو گئی۔ ایسی منسوخ شدہ گشتی کو۔

مسٹر چیرمن:— رائٹس (Rights) وسٹ (Vest) (هونے ہیں اور لیبیلیٹیز (Liabilities) ڈی وسٹ (Dveste) (ہوئی ہیں۔ جاگیرداروں کے قرضی کی ذمہ داری حکومت بننے نہیں لی۔ شری کے۔ وینکٹ رام راؤ:— میں اسکو مانتا ہوں۔ لیکن حقوق میں یہ حق بھی شامل ہے کہ وہ اپنی رعایا سے اپنے قولداروں اور کاشتکاروں سے لیں۔ رنٹ ریالائز (Rent realised) کرنے کے حقوق بھی اوس میں شامل ہیں۔ اس لئے ضمن (۳) کے نہ رہنے کی صورت میں آپ کو مانتا پڑیگا کہ وہ حق جو رنٹ ریالائز کرنے کا ہے وہ اشتہ میں وسٹ ہو گا۔ اور (۲) کی وجہ سے یہی حق آپ زبردستی انعامدار کو دے رہے ہیں۔ اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ اس وجہ سے ہم اسپیسیفکلی (Specifically) یہاں رکھ رہے ہیں۔ ہم نخالت اس وجہ سے کر رہے ہیں کہ اس طرح کا حق انعامدار کو نہیں دیا جاسکتا۔ لیکن اگر آپ زبردستی دینا ہی چاہتے ہیں تو اوس پر کم از کم کچھ کنٹرول کیجیئے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ منافع کو ٹینٹسی ایکٹ کے تحت کنٹرول کیا ہے۔ مگر کب کیا گی۔ آپ چہ مہینے کے بعد ممکن ہے کہ سال بہر بعد آپ اس قانون کو نافذ کریں گے۔ اوس وقت کیا کرنا پڑیگا۔ دفعہ (۱) قانون لگانداری کے تحت رنٹ کو اسکیل ڈاؤن (Scale down) کرنے لئے اور دفعہ (۱) کے مطابق بنانے کے لئے جملہ قولداروں کو کارروائی کرنا پڑیگی۔ کیونکہ دفعہ (۱) کا ریٹریسپکٹیو افکٹ (Retrospective effect) نہیں ہے۔ اور دفعہ (۱) کے تحت اسکیل ڈاؤن نہیں کیا گیا۔ اس لئے (۲) کے تحت ٹرائیوول یا ٹھیٹی کاٹر کے پاس جا کر کارروائی کرنا پڑیگا۔ تو یہ سمجھنا کہ ٹینٹسی ایکٹ پاس کیا اس لئے سب کچھ نہیں کیا گیا غلط ہے۔ اس کے تحت بھی کارروائی کرنا پڑیگا۔ اس لئے ہم نے جو اشتہ رکھی ہے وہ قولداروں کو لمبی چوڑی کارروائیوں سے بچانے کے لئے رکھی ہے۔ اور ہم نے بہ حد سفرگی ہے کہ جہاں کہیں کوئی منافع واجب الادا ہو وہ مالگزاری کا دو گونا ہے ہو۔ اس طرح ہم رنٹ پر ایک قسم کا کنٹرول کر رہے ہیں۔ اس لئے میں کہونا کہ۔

ہماری پیش کردہ امنڈمنٹ میں جواز ہے - ضمن (۲) کے بیارا (ایج) میں یہ ہے -

The relationship with regard to inam land as between the inamdar and kabiz-e-kadim, permanent tenant, protected tenant or non-protected tenant shall be extinguished.

گویا جو حقوق پہلے تھے وہ اس قانون کے تحت اکستینگوئش (Extinguistion) ہو رہے ہیں - ضمن (۱) کے تحت وہ سڑھے ہو جانے کے بعد بھی وہ ختم ہو جاتے ہیں اور (ایج) کے تحت بھی ختم ہو جاتے ہیں - اس لئے میں کہونکا کہ یہ ضمن (۳) کنٹنسلی رکھا گیا ہے - اس لئے میں مور آف دی امنڈمنٹ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس امنڈمنٹ پر غور فرمائیں اور قبول فرمائیں -

شری کے - وی - رنگارینڈی :- مستر اسپیکر سر - دفعہ (۳) میں اگرچیکہ بہت سی قسمیات کی گئی ہیں لیکن ضمن (۳) کے متعلق ہی بحث کی گئی اور یہ کہا گیا کہ ضمن (۴) میں بعد دوسرا پراویزو اضافہ کرونا چاہئے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ اس کا اجزاء (جی) اور (ایج) کو نکال دینا چاہئے - ضمن (۳) کے نکالنے سے متعلق یہ کہا گیا کہ جب انعامات برخاست کر دئے جا رہے ہیں تو پھر انعامدار کو بقايا وصول کرنے کا حق نہیں دینا چاہئے - میں یہ چیز عام بحث کے وقت بھی کہہ چکا ہوں اور اب بھی کہتا ہوں کہ جاگیرات اور انعامات میں زین اور آسان کا فرق ہے۔ جاگیرات میں سرکار جاگیردار نکو صرف تمنع محاصل کا حق دی ہے اراضیات کا تعلق رعایا سے ہے اس لئے رعایا کا تعلق جیسا کہ بھال زمانہ جاگیر میں رہتا ہے ویسا ہی برخاست جاگیرات کے بعد رہتا ہے۔ جاگیرات خواہ جاگیردار کے حق میں بھال رہیں یا سرکار کے حق میں بھال رہنے کی صورت میں رعایا رقم کے تعلق سے فرق نہیں ہو سکتا۔ جاگیردار کے حق میں بھال رہنے کی صورت میں رعایا رقم جاگیردار کو ادا کرنے ہے سرکار میں ضم ہونیکے بعد سرکار کو ادا کرنے ہے۔ وہ تمام حقوق اور ذمہ داریاں جو جاگیردار کے مقابلہ میں رعایا پر تھیں وہ سرکار کے مقابلے میں رعایا پر ہیں۔ اس وجہ سے دفعہ (۴) قانون برخاستگی جاگیرات میں یہ رکھا گیا ہے کہ جاگیرات کی برخاستگی کے ساتھ مانع جتنی ذمہ داریاں اور حقوق جاگیردار میں مزکور تھیں وہ تاریخِ ضم سے جاگیر اڈمنیستریٹ کو منتقل ہو گئیں سرکار جاگیردار کی قائم مقام بن گئی۔ لیکن اراضیات انعام میں ایسا نہیں۔ یہ بحث جاگیرات کے متعلق تو صحیح ہو سکتی لیکن اراضی انعام کے متعلق یہ بحث صحیح نہیں ہو سکتی۔ اراضی انعام کے سلسلہ میں رعایا اور انعامدار کا جو تعلق رہتا ہے وہ سرکار نور رعایا میں نہیں رہتا۔

شری ادھو راؤ پہلیل :- اسیٹ میں جاگیر - اور انعامی اراضی بھی شامل ہیں -

شری کے - وی - رنگارینڈی :- میں جو کہتا ہوں اوسکو متین کے بعد پھر آپ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ وہ دیگر اغراض کے لئے ہے۔ میں یہ بتارہا ہوں کہ رعایا اور سرکار میں کیا تعلقات ہوتے ہیں۔ جاگیر کے برخاست کے بعد جاگیردار کی پوری ذمہ داریاں اور حقوق سرکار پر منتقل ہو گئی۔ لیکن انعام کے انعام کے بعد انعامداروں کی ذمہ داریاں اور حقوق سرکار پر منتقل نہیں ہوتے۔ جاگیرات میں جاگیردار کو رعایا بھے

جو محاصل وصول ہوتا ہے اوس سے استفادہ کا حق دیا جاتا ہے۔ اور اونکی سنیوں میں یہ لکھا ہوا ہوتا ہے کہ وہ رعایا کو اپنی اپنی جاگیر میں آباد کریں اور صرف آبادی آمدی سے جس طرح سرکار استفادہ کرنے ہے وہ خود استفادہ کریں۔ اس کے برعکس ائمدادار اپنی اراضی میں جو چاہے کر سکتا ہے۔ وہ کاشت کر سکتا ہے درخت لگا کر قول پر دیکر زر اگان سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اوس سے ہر طرح مستحیل ہو سکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اراضیات انعام میں محاصل اور رعایا دونوں کے حقوق انعامداروں کو دئے گئے ہیں۔ اس واسطے اپالیشن انعام کے ساتھ ساتھ وہ تمام حقوق اور ذمہ داریاں جو انعامدار پر تھیں خود سرکار میں ضم نہیں ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ضمن (۳) میں صاف بتا دیا گیا ہے کہ ہب ہم اذمام کو داخل سرکار کر لیتے ہیں تو قولدار کے ساتھ انعامدار کے کیا تعلقات ہیں اس سے سرکار کو کوئی مروکار نہ ہوگا ان تعلقات کی رو سے کوئی حق یا کوئی ذمہ داری انعامدار قولدار پر حاٹد کرنا چاہتے ہیں تو عام قانون کی رو سے کر سکتے ہیں۔ بہ تعلق انعام اس کے متعلق انعامدار کا کوئی حق سرکار حاصل نہیں کریں گے۔ اور نہ انعامدار کی کوئی ذمہ داری سرکار قبول کریں گے۔ اس غرض کے لئے ضمن (۳) وضع کیا گیا ہے۔

ضمن ۳ کے الفاظ یہ ہیں -

”ضمن (۱) اور (۲) کا مندرجہ کوئی حکم انعامدار کے کسی رقم کی وصولی پر بطور امتیاع موثر نہ ہوگا۔ جو اوسکو سرکوز ہونیکی تاریخ سے قبل بجیشیت انعامدار اوسکے حقوق کی بنا پر واجب الادا ہو اور ایسی کسی رقم کو وہ قانون کے کسی طریقہ سے وصول کر سکیگا جو اوس کے لئے قابل استفادہ ہوئے اگر یہ قانون نہ ہوتا، اس قانون کو وضع کرنے سے انعامدار کے وہ حقوق جو پہ تعلق انعام اسکو حاصل تھے زائل نہیں ہوتے بلکہ وہ ویسے ہی رہینگے جیسے کہ اس قانون کے تائف نہ ہوئے کی صورت میں اسکو حاصل رہتے۔ انصمام کے بعد اسکے حقوق انعامداری ختم ہو جاتے ہیں یعنی بجیشیت انعامدار اگر اوس سے کچھ رقوم ادا طلب دیں تو انصمام کے بعد اسکو ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں قرار دیا جائیگا۔ اسکے وجہ سے ذمہ داری میں کوئی اضافہ نہیں ہو رہا ہے۔ قولدار کی ذمہ داری میں اضافہ نہیں ہو رہا ہے اور اسکی ذمہ داری میں کوئی کمی نہیں ہو رہی ہے اور نہ اوسکا کوئی حق ساقط کیا جا رہا ہے۔ اگر ہم یہ نہ بتائیں تو پیچیدگی کا احتمال ہے۔

مسٹر چیر من:— کوئی رقم کے معنی کیا رہتے ہیں؟

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی:— قرضہ کی رقم ہو تو قرضہ کی رقم۔ لیکن یہاں قرضہ کا سوال پیدا نہیں ہوتا بلکہ بجیشیت انعامدار جو حقوق اسکے ہوں اور اوسکے قرضہ کی وصولی اپنے کوئی اثر نہیں پڑیں گا۔ اور اسکی ذمہ داری یا حقوق میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہو گی۔ بہ تعلق انعام بجیشیت انعامدار کے جو رقم اسکو وصول طلب ہے وہ وصول کر سکتا ہے۔

شری ادھو راو پھیل ہے۔ یہ قانون اراضیات انعامی سے متعلق ہے۔ یہاں جو حقوق حاصل ہوں گے وہ اوسی تعلق سے حاصل ہوں گے۔
مسٹر چین ہے۔ یہ ایک اعتراض ہوا ہے۔

شری کے۔ وی۔ رنگاریڈی ہے۔ اس ضمن کا اس وجہ سے قائم رکھنا ضروری ہے کہ اس ضمن سے نہ قولدار کو تقاضا پہنچتا ہے اور نہ انعامدار کو تقاضا پہنچتا ہے۔ اس کے بعد ایک صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ دو چند مالگزاری لیکر ختم کرنا چاہئے۔ آپ دو چند کمیتی ہیں ہم تو دو چند بھی نہیں کہتے۔ ہم کوئی مشورہ دیتے ہیں اور نہ کوئی ذمہ داری عائد کرتے ہیں۔ ہم یہ ایکٹ کس غرض سے وضع کر رہے ہیں۔ اس قانون کے وضع کرنے سے مقصود یہ نہیں ہے کہ انعامدار کے حقوق میں یا قولدار کی ذمہ داریوں میں کوئی تبدیلی کریں یا تین ذمہ داریاں عائد کریں۔ اس کی وضاحت کرنے کے لئے یہ ضمن وضع کی گئی ہے۔

اس کے بعد کی ترمیم ضمن (جی) اور (ایچ) کو حل کرنے کے بارے میں ہے۔ اس کے رہنمی کی بہت ضرورت ہے۔ ضمن ۳ کی وجہ سے کسی کی ذمہ داری میں کوئی فرق نہیں آتا اسی طرح ضمن (جی) اور (ایچ) کے اجزاء سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ قانون کے مطالب کو صاف کرنے کے لئے ان کی ضرورت ہے۔ ضمن (جی) یہ ہے کہ ”انعامدار یا اور کوئی دیگر شخص جس کے حقوق تحت قدرہ ب مرکوز ہو گئے ہوں حکومت سے صرف اوس معاوضہ کا مستحق ہوگا جو اس قانون میں معمکن کیا گیا ہے۔“ یعنی اوس کے حقوق اور سرکاری ذمہ داریوں کو واضح کیا گیا ہے۔

اس طرح انعامدار اور دیگر اشخاص کے ضمن (ب) کے تحت جب انعامات فرم ہو جائے ہیں تو اس قانون میں جو حقوق دئے گئے ہیں اون کے سوا کوئی اور مطالبہ نہیں کرسکتے۔ اگر اس کو سائیہ چار فیملی ہولڈنگ تک پہنچا حاصل کرنے کا حق حاصل ہے تو وہ لے سکتا ہے۔ پر یہیم ادا کرنے کی ذمہ داری ہوتو پر یہیم ادا کرسکتا ہے۔ غرض کوئی ایسا مطالبہ نہیں کرسکتا جو اس قانون کی رو سے جائز نہ ہو۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس کو نکل دینے سے کیا فائدہ ہوگا۔ میرا خیال تو یہ ہے کہ اس کو نکال دینے سے قانون میں ابہام پیدا ہو جائے گا۔ امن لئے میں اس کو قبول نہیں کرسکتا۔

ضمن (ایچ) کے تحت یہ ہے کہ۔

”اراضی انعام کے ضمن میں انعامدار اور قابض قدمیم - دوامی لکاندار - محفوظ لکاندار یا غیر محفوظ لکاندار کے مابین تعلق زائل ہو جائے گا،“

ہم نے یہ بتایا ہے کہ اراضیات انعامی سے متعلق انعامدار کا تعلق قابض قدیم دوامی لکاندار - محفوظ لکاندار یا غیر محفوظ لکاندار کی حد تک زائل ہو جائے گا۔۔۔۔۔

مسٹر چین ہے۔ (ایچ) کے تعلق سے کوئی استئنمنٹ نہیں ہے۔

شري بی۔ ذی۔ دیشکه بے۔ شری وی۔ بی۔ راجو کی ترمیم تھی جو مونیں ہوئی

۔۔۔

شري کے۔ وی۔ رنگا ریدی :- اگر مونیں ہوئی ہے تو مجھے اس بارے میں کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

شري عبدالرحمن (ملک پٹھو) :- کیا وہ مفروضہ جواب ہے؟

شري کے۔ وی۔ رنگا ریدی :- (جی) کی حد تک تو میں نے عرض کیا ہے کہ اس کا رہنا ضروری ہے۔ اس قانون کی رو سے جو حقوق حاصل ہوئے ہیں یا جو ذمہ داریاں عائد ہوئی ہیں اون کی باہندگی لازم آئے گی اور کوئی اور ذمہ داری عائد نہیں ہو گی۔ اس کو صاف کرنے کے لئے جزو (جی) رہنا ضروری ہے۔

Mr. Chairman : The question is :

“Omit sub-clause (8).”

The motion was negatived.

Shri B. D. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Chairman : The question is :

“Omit para (g) of sub-clause (2).”

The motion was negatived.

Mr. Chairman : The question is :

“That Clause 8 stand part of the Bill.”

The motion was adopted.

Clause 8 was added to the Bill.

Clause 4

Shri K. Venkatrama Rao : I beg to move :

“That in line 5 of para (c) of sub-clause (1), omit ‘and cultivates personally’.”

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Devesingh Chotham : I do not wish to move my amendment.

Shri A. Gurva Reddy : Will the hon. Member explain why he does not want to move his amendment.

Shri Devisingh Chauhan : It is my choice, Sir.

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

"That in line 2 of sub-clause (3), for 'four and a half' substitute 'three'."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri B. D. Deshmukh : I beg to move :

"Omit para (ii) of sub-clause (3)."

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Uddhavarao Patil : I beg to move :

"(a) Omit sub-clause (2), and consequentially renumber sub-clause (3) as (2)."

(b) "That in line 2 of sub-clause (3), for 'four and a half times' substitute 'three times'.

(c) "After sub-clause (1), add the following proviso :

'Provided that the Inamdar shall pay six times the land revenue as value of the occupancy right in respect of such lands.'

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri Devisingh Chauhan : Mr. Chairman, Sir, I beg to move, on behalf of the Member in charge of the Bill....

Shri A Gurva Reddy : If the hon. Member is allowed to move the amendment on behalf of the Member-in-charge of the Bill, we should also be allowed to move the amendments of the other hon. Members who are absent.

Shri K. Venkatrama Rao : The amendments have to be moved only by those Members in whose names they stand.

Mr. Chairman : I allow Shri Devisingh Chauhan to move the amendment on behalf of the Member-in-charge of the Bill.

Shri K. Venkatrama Rao : In that case we should also be allowed to do so. For instance, Shri Katta Ram Reddy is absent. Can we also move his amendment on his behalf?

شہری کے دی - رنگا ریندی :- میری جانب سے شہری دبیوی سنگھ چوہان
امتنان مروکریں گے

Shri Devisingh Chauhan : I beg to move :

"(a) That after sub-clause (1), add the following as sub-clause (2); and renumber consequentially sub-clauses (2) and (3) as (3) and (4) respectively :

'(2) No Inamdar shall be registered as an occupant of any land under sub-section (1) unless he pays to the Government as premium an amount equal to twenty-five times the difference between the judi or quit-rent, if any, paid by him and the land revenue payable in respect of such land. The amount of premium shall be payable in not more than ten annual instalments along with the annual land revenue and in default of such payment, shall be recoverable as arrears of land revenue due on the land in respect of which it is payable."

(b) "For sub-clause (4) as renumbered, substitute the following :—

'(4) Should the lands for the purpose of registration of Inamdar as occupant be required to be resumed to make up the deficiency to the extent of 3 family holdings, the same shall be resumed under the provisions of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950 in the following order—

(i) firstly from out of non-Inam lands ;

(ii) secondly from out of uncultivated inam lands other than those specified in clauses (a) and (c) of sub-section (1); and (iii) thirdly from out of the Inam lands in the possession of his tenants and without prejudice to their tenancy rights in the following order—

(a) from out of the lands of the non-protected tenants ;

(b) from out of the lands of the protected tenants ; and

(c) from out of the lands of the permanent tenants".

Mr. Chairman : Amendment moved.

Shri K. Venkatrama Rao : The hon. Minister has to explain his amendment.

Mr. Chairman : He will do that.

شري کے - وی - رنگا ریدی :- اپالیشن آف انعام کے بعد کونسی اراضی انعامدار کے قبضہ میں دینا چاہئے - اوس کو اراضی کا کتنا معاوضہ ملنا چاہئے اور اوس کی ذائق کاشت کے لئے کون کون سے قولدار سے اراضی دلائی جانی چاہئے ان چیزوں کے متعلق یہ ترمیم میں نے اس پل میں پیش کی ہے - اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انعامدار کو سرکاری مالگزاری کا (۲۰) گونا دینا چاہئے - ذائق کاشت کے لئے اوس کو جو زمین دی جائے گی وہ سائز چار گونا فیملی ہولڈنگ تک دی جاسکے گی - مگر اوس سے بھی اسی قدر پر ترمیم لینا چاہئے - یعنی دوسرے الفاظ میں انعامدار کو تقریباً گونا زر مالگزاری میں ذائق کاشت کے لئے زمین دی جائے گی - ذائق کاشت کی حد تک تقریباً گونا مالگزاری کے قدر اس سے کوف رقم ل جائے گی اور نہ اوس کو کوئی رقم دی جائے گی - لیکن دیکھ قولداروں کے ساتھ ...

Shri Govind Rao Morey : I want to move a verbal amendment to the amendment of Shri K. V. Ranga Reddy to Clause 4.

In sub-clause (4) (i) after the words 'firstly from out of non-inam lands', add the words 'held by the inamdar'.

Shri Gopalrao Ekhote : That is obvious.

Shri Govindrao Morey : It is so, but I have suggested this amendment to avoid ambiguity.

Mr. Chairman : Amendment to amendment moved.

شري کے - وی - رنگا ریدی :- جہاں کہیں قولدار کو زمین دینی چاہئے وہاں ہر ٹیکم لئنے کا طریقہ رکھا گیا ہے - اس واسطے کہ پٹھدار سے بھی ہر ٹیکم لئنے کا طریقہ بتایا گیا ہے - جب اوس کو اراضی انعام میں سے کوف زمین دی جائے کی تو اوس سے بھی اسی قدر ہر ٹیکم لئنے کے متعلق اس میں احکام وضع کئے گئے ہیں - اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ انعامدار یا قابض قدیم کو ذائق کاشت کے لئے زمین دی جائے ہے تو نہ اوس کی پاہنچہ میں سے کوف رقم ل جائے ہے تھے کوف رقم دی جائے ہے - وہی رقم حسب الجمیع اور حسب المخرج وہی ہے۔ ایسے انعامدار سے ہدایت کی تقریباً گونا زر مالگزاری وصول کی جائے ہے - دوسری چیز یہ دیکھنا ہے کہ اوس کو کونسی زمین

دی جائے گی - قولداروں کی زمین اوس کو دی جائے گی - یا اوس کی ذات کا شہر میں جو زمین ہے وہی اوس کو دی جائے گی یا اوس کے پڑھ کی زمین اوس کو دی جائیگی یا محفوظ قولدار کی حیثیت سے جس زمین پر قابض ہو وہ زمین اوس کو دی جائے گی - اس کے متعلق یہ صراحت یہاں کی گئی ہے کہ خواہ وہ محفوظ قولدا رکی حیثیت سے قابض ہو یا پڑھ دار کی حیثیت سے قابض ہو یعنی انعامی زمین کے سوا اور طور پر مالکانہ حیثیت سے قابض ہو اوس زمین کو بھی انعامی زمین میں ملا کر جس پر وہ ذات کا شہر کر رہا ہو اوس کو سائز چار گونا فیملی ہولڈنگ اراضی ذی جائیگی اگر وہ سائز چار گونا فیملی ہولڈنگ زمین پر ہی ذات کا شہر کر رہا ہو تو قولدار کو یہ دخل نہیں کیا جائے گا - اگر اتنی اراضی اوس کے پاس ذات کا شہر میں نہیں ہے تو ہم نے وہی اصول رکھا ہے جو ٹینسی بل ایکٹ کے تحت تسلیم کیا گیا ہے - ٹینسی ایکٹ کی رو سے ذات کا شہر کے لئے مائز ہے چار گونہ فیملی ہولڈنگ رکھی گئی ہے - قولداروں سے واپس دلانے کے لئے تین گونہ فیملی ہولڈنگ رکھی گئی ہے - اور وہ یہی ایسی اراضی سے بھرق کی جائے گی جو اتنا دہ پڑی ہوئی ہو - اگر اس زمین سے اس کی تکمیل نہ ہو سکے تو غیر محفوظ قولدار کے قبضہ سے لیکر اوس کی تکمیل کی جائے گی - اگر اس سے بھی تکمیل نہ ہو سکے تو محفوظ قولدار سے لیکر تکمیل کی جائے گی - اگر اس سے بھی تکمیل نہ ہو سکے تو دوامی لکاندار سے اس کی بھرق کر کے تین فیملی ہولڈنگ کی تکمیل کی جائے گی - پہلے تو ہم نے یہ کوشش کی کہ قولدار یہ دخل نہ ہونے پا رکھا گیا ہے - بلکہ خود اوس کی ذات کا شہر کی اراضی ہی اوس کو دی جائے گی - اگر اس سے تکمیل نہ ہو سکے تو پھر قولداروں سے اراضی لی جائے گی - اور قولداروں میں بھی لحاظ رکھا گیا ہے وہ کہ تین قسم کے قولدار قرار دئے ہیں - ایک وہ جس کو مستعکم حقوق حاصل ہیں - ایک وہ جس کو درمیانی حقوق حاصل ہیں - اور ایک وہ جس کو خفیح حقوق حاصل ہیں - ہم نے یہ کیا کہ جس کو خفیح سے حقوق حاصل ہیں اوسی سے پہلے زمین لی جائے - اگر اس بھی تکمیل نہ ہو تو اوسط درجہ کے قولدار سے زمین لی جائے اگر پھر تکمیل نہ ہو تو مستقل حقوق رکھنے والے سے لینے کی گنجائش رکھی گئی ہے - اس کا منشا یہ ہے کہ انعامدار کو بلا معاوضہ پڑھ پر زمین دینے سے جو تقاضا ہوتا ہے اوس کی تلافی ہم نے کی - اس سلسلہ میں مجھے شبہ ہے کہ آیا یہ اصول نصیحت کے لحاظ سے ٹھیک ہے یا نہیں - لیکن اس امر کے پیش نظر کہ وہ سعائی انعام سے مستثنی ہو رہا تھا حتی الامکان کم از کم معاوضہ اوس سے لیکر کاشت کرنے کی اجازت دی جائے - ہم نے چاروں نسم کے قولداروں کو مجہاں تک ممکن ہو سکتا تھا محفوظ رکھنے کی کوشش کی اور اونکے صریح حقوق کی تکمیل کی بھی کوشش کی - اس لئے میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ لایق منظوری ہے - اگر تقاضا ناگزیر ہو تو کم از کم مقام رکھنے کی ہم نے کوشش کی - اس لئے مجھے ابید ہے کہ میری اس لمنڈنگ کو بلا کسی لمحہ ارض کے منظور کر لیا جائے گا۔

Shri K. L. Narasimha Rao : I beg to move the following amendment to the amendment of Shri K. V. Ranga Reddy :

In sub-clause (2), in line 4, after the words 'if any, paid by him', add the following words, namely, 'or 25% of the market value whichever is greater'."

Mr. Chairman : Amendment to amendment moved.

Shri A. Guruva Reddy : I beg to move an amendment to the amendment of Shri K. V. Ranga Reddy to Clause 4.

In sub-clause (4) as renumbered, towards the end, the following order should be maintained.

Para (ii) should be numbered as para (i) and para (i) should be numbered as para (ii) and para (iii) will remain as it is.

Mr. Chairman : Amendment to amendment moved.

شروع کے۔ وینکٹ رام راؤ بے۔ حکومت میں پورے اراضیات کے انعامات وسٹ (Vest) ہونے کے بعد کیا تابع ہونگے وہ دفعہ ہ میں بتائے گئے ہیں۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر انعامدار کے قام پر سائز چار گوتا قبیل ہولڈنگ تک پہنچ کیا جائیگا۔ ایسا پہنچ کرنے کے سلسلہ میں پہلے اور یعنی انعامدار سے لینا تو نہ تھا بلکہ دینا ہی تھا۔ آنریل منٹر نے جب خود اپنی جانب سے امنٹمنٹ سووکیا تو میں یہ نامناسب سمجھا کہ اپنا امنٹمنٹ مووکروں۔ لیکن ایک اور امنٹمنٹ ہم نے یہ رکھا ہے کہ جڑی جو کچھ بھی ہے وہ دنیا جاتا ہے۔ لیکن ایسے انعامات جہاں سالم دینے میں وہاں لوکل سس (Local Cess) کے سوابھ کچھ اور ادا کرنا نہیں ہوتا اس وقت لیئے دینے کا سوال نہیں وہتا۔ ملن (2) جو مورکی جانب سے پیش ہوا ہے اس میں میں نے امنٹمنٹ ٹو امنٹمنٹ دیا ہے۔ اس میں ۲۰ فی صد قیمت بازاری کے لئے ہے۔ یہاں لینڈ روپنیوں نہیں دیکھیں گے بلکہ مارکٹ ویالیو زیادہ ہوئے تو وہ یا جڑی زیادہ ہے تو وہ لی جائے۔ ایسا میرا امنٹمنٹ ہے۔ اس سے نہ صرف حکومت کو زیادہ رقم انعامداروں سے حاصل ہو سکتی ہے بلکہ ایسے لوگ جو رقم مالکزاری ادا نہیں کرتے وہ لوگ بچ جاتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ امنٹمنٹ قابل قبول ہونا چاہئے۔ سائز چار گوتا قبیل ہولڈنگ کے سلسلہ میں ایک اور امنٹمنٹ یہ بھی دیا کیا ہے کہ دیہات کے اطراف و اکناف کے علاقوں میں وہتر والوں کے جتنے بھی گریزیک لینڈ وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی انعامدار کو دفعہ ہ کے تحت دیزے ہیں۔ یہاں میں ملن (1) کے سلسلہ میں یہ عرض کرنا پاہتا ہوں کہ پورے کلوب کے لئے جو اراضیات دی گئی ہیں کے متعلق

انعامداروں نے اپنے حقوق سے دست برداشت کرنی ہے انہیں چونکہ سازھے چار گنا کی بھرتی نہیں ہوتی اس لئے ضمن ۲ اور ۳ کے لحاظ سے اس کو بھی سہیا کیا گیا ہے۔ یہ رکھا گیا ہے کہ ایسی اراضیات جن کا تعلق ہوئے گاوند سے ہے اس میں انعامداروں کو حصہ ملے۔ اس وجہ سے میں آنریل مور آف دی بل پس اپل کرتا ہوں کہ اس پر مکروں غور کریں کیونکہ آپ اپسے اراضیات پر حقوق دے رہے ہیں جن سے انعامداروں نے دست برداشت رفاه عامہ کے لئے کی ہے۔

البتہ ایک چیز اس میں اچھی رکھی گئی ہے۔ اس میں انعامداروں کی اراضیات جو خریدی جاچکی ہیں اور اون پر بلڈنگز بن چکے ہیں ان کو اگرمیٹ (Exempt) کیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں انعامداروں کو کوئی معاوضہ نہیں دیا جا رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بل کے ایک دفعہ میں اس کو مان لیا گیا ہے کہ انعامداروں کو ایسی صورت میں کسی قسم کا کوئی معاوضہ نہیں دے رہے ہیں۔ دستور کے متعلق آپ کی جو اثر استانڈنگ (Understanding) ہے وہ اس کی اجازت دیتی ہے یا نہیں معلوم نہیں۔ اس پر مجھے وقت یکار کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن بعض اراضیات انعام کو بغیر معاوضہ دئے ختم کر رہے ہیں۔

می کے بعد میرا ایک امنٹمنٹ یہ ہے۔

which immediately before the date of vesting, were under his personal cultivation and which, together with any lands he separately owns and cultivates personally are equal to four and a half times the family holding.

یہاں دو چیزوں رکھی گئی ہیں یعنی سازھے چار گنا فیملی ہولڈنگ کی بھرتی کے لئے جو اراضی دی جاتی ہے اس سلسلہ میں یہ دیکھتے ہیں کہ اس کی ملکیت کس تدریجی اور اس کے ساتھ "اور" (اپنڈ) کا لفظ رکھا گیا ہے۔ کس قدر اراضی اس کی ملکیت میں ہے اور کس قدر زمین وہ کاشت کرتا ہے میں سمجھتا ہوں یہ دونوں غیر ضروری ہیں۔ اتنکو ایلیٹ (Delete) کرنے کے لئے میں نے امنٹمنٹ دیا ہے۔

مسٹر چیرمن بے۔ یہ امنٹمنٹ کونسا ہے۔

Shri K. Venkatrama Rao : Amendment No. 1.

Mr. Chairman : Is it: "In line 5 of para (c) of sub-clause (1), omit "and cultivates personally"?

Shri K. Venkatrama Rao : Yes, Sir.

یہاں کلشیوشن پرسنلی میں دو چیزیں دیکھنا پڑتا ہے۔ آیا وہ سائز چار فیملی ہولڈنگ کا مالک ہے اور آیا وہ سائز چار فیملی ہولڈنگ پر کلشیوشن کرتا ہے۔ ایسے انعامدار کے جو بھی قولدار ہیں ان کو بے دخل کرنا اس کا مطلب ہوگا اور اس کے متعلق یہ ہوں گے کہ آپ کسی طرح سائز چار فیملی ہولڈنگ کا پسہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے جہاں کہیں بھی آپ دے رہے ہیں۔ وہاں ”کلشیوشن پرسنلی“ کے الفاظ نہ کہیں۔ ورنہ جہاں کہیں انعامدار پر یہ لازمی قرار دیں گے اور اگر وہ اپنے نام پر پسہ کراتا ہے تو وہ رزیوم (Resume) بھی کریگا۔ اس سے دو قسم کے خطرے ہیں ایک تو یہ کہ جہاں بھی جترے بھی قولدار ہیں ان کی صورت یہ ہو گئی کہ وہ یا تو پسہ دار بن جائیں یا جو معاوضہ مل سکتا ہے وہ لیکن خاموش بیٹھ جائیں۔ اس لئے اس کے بعد کے امنیشہ کا اور اس امنیشہ کا اثر بعد کے دفعات پر بروی طرح بڑھنے والا ہے۔ اس وجہ سے میں یہ سمجھاؤ دیتا ہوں کہ ”اینڈ کلشیوشن پرسنلی“ کے الفاظ حذف کئے جائیں۔

شری اے۔ گروا ریڈی ہے۔ میں اس اصول کے خلاف ہوں کہ انعامداروں کو رزیوم کرنے دیا جائے لیکن چونکہ ایک ایسا امنیشہ دیا گیا ہے اس لئے اس میں آرڈر دیا جا رہا ہے کہ کن کن صورتوں میں اس کو یہ حق ملیگا۔ انعام دار کو رزیوم کرنے کے لئے لیٹ ٹسٹریس ہونا چاہئے۔

مسٹر چیرمن ہے۔ اس کو کہہ رہے ہیں۔ انعامدار نہیں کہہ رہے ہیں۔ اس کے کیا معنے ہے۔

شری اے۔ گروا ریڈی ہے۔ انعامدار کو رزیوم کرنے کے لئے لیٹ ٹسٹریس ہو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ پہلے ”ان کلشیوٹڈ لیننس“، میں سے زمین دی جائے۔ جب اس سے مقصود پورا نہیں ہوتا ہے تو ”آٹھ آف نان انعام لیننس“ سے زمین لی جائے۔ ایسی ایک لست دی گئی ہے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ انعامدار کو رزیوم کرنے کی ضرورت پڑے تو ”ان کلشیوٹڈ لیننس“ سے زمینات لے۔

مسٹر چیرمن ہے۔ کیا آنریبل منٹر کو یہ امنیشہ قبول ہے۔

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی ہے۔ نہیں۔

شی. رامشادپال رامکیشان ناوارندر (کنٹرول) :—अध्यक्ष भाषोदय, यह जो तंत्रजीव पर तर-मीम पेश की गयी है बुसकी मुख्यालिप्ति करना विस्तृलिये जरूरी है कि विस क्लाऊ में मूँहर आफ दि बिल ने जो अमेंडमेंट पेश की है वह वितनी साफ़ है कि बुसके बाद बिसकी कठबी जरूरत नहीं रहती कि पैरों वन को टू किया जाए और टू को वन किया जाए। बिसकी वजह यह है कि वर्ष विनामवार अपनी जाती काश की अदाजियां में बिनामी जर्मीनात रहता है तो वह बुसका साडे चार दूना फॉमिली हार्मोनिक के फॉटो कर लेता है। वर्ष वह पद्धता जाती काश में नहीं है और इच्छा मान (Resumption) का सवाल आता है तो हमने बुस फॉटो को टीव्ही फॉमिली

होर्लिंडग तक लिमिट कर दिया है, यानी साढ़ेचार गुना फॉमिली होर्लिंडग तक रखने के हक को सत्रम कर के अब नको नॉन गुना फॉमिली होर्लिंडग तक महदूद कर दिया है। नॉन अिनामी लैंडज को हमने फस्ट नंबर पर अिसलिये रखा है कि जाती काजत की आराजियात के पटटे में अुसकी अिनामी अराजियात रहेगी, अिसलिये दो फॉमिली होर्लिंडग तक रिज्यूम करने की बिजाजत देना है तो टेनन्सी अैंड अंग्रीकल्वरल लैंडज अैंड के तहत वह हक अुसको हासिल है। अुसके तहत वह अपनी जमीनात हासिल करेगा। वह अपने पटटेदार को बेदखल करेगा यानी वन फॉमिली होर्लिंडग तक अुसके पास रखकर बाकी जमीन लेने का कानून में अुसको अधिकार है। अुसको अिनाम लैंड लेने की जरूरत न रहे, अिसीलिये अुसको नॉन अिनाम लैंड लेने का प्रिफरन्स (Preference) दिया गया है। अगर अनकल्टीवेटेड अिनाम लैंडज को फस्ट प्रथारटी दें तो वह अपनी जाती आराजियात मार्केट व्हैल्यू ४० परसेट के हिसाब से बेचने का जो अुसे हक हासिल है अुसका फायदा अुक्त कर वह हजारों रुपये माविजे के तीर पर ले सकता है। अिसके बाद नॉन अिनाम लैंडज रिज्यूम न करते हुअे अनकल्टीवेटेड लैंड वह हासिल करेगा क्योंकि अुसीसे अुसको फायदा होगा। अिसके सिवा अुसकी जो जाती आराजियात पटटे पर रहेगी अुससे भी अुसको आमदनी मिलती रहेगी। अिस तरह मे अुसको बहुत आर्थिक फायदा हो सकता है। वह फायदा न हो सके अिसलिये हमने कहा है कि पहले वह जाती आराजियात से जमीन ले।

شري ائے۔ گرواريدھی بے۔ امن پر جو یعنیش هين ان کا کیا الحال ہوگا؟

श्री. रामगोपाल रामकिशन नावंदर :—वह तो कानून हक अस्को हासिल है कि साठे चार गना फॅमिली होमिल्डर तक जमीन वह टेनेंट से ले सकता है।

شري اے۔ گواریئي بے۔ یہاں تو رزمشن کے بعد پھر کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

थी। रामगोपाल रामकिशन नावंदरः—अगर तीन फॉमिली होर्टिंग तक की जमीन असुके नाम है तो असुको तबदील करने की या बढ़ाने की जरूरत महसूस नहीं होगी, लेकिन अगर वह न हो तो असुके नाम कुछ पेंटा लैंड होने के बाद भी वह तीन फॉमिली होर्टिंग तक रियूम कर सकता है। असी हालत में अनकलटीवेटेड अिनाम लैंडज पहले देने से कोशी फ़ियदा नहीं होगा। अिसलिये मेरे पाइंट को ऑनरेबल मेंबर समझने की कोशिश करेंगे तो मुझे आशा है कि वे अपनी तरफ़ी खुद बाप्स ले लेंगे। अिसने गवर्नर्मेंट या किसी टंकर्ट का नुकसान नहीं है। अिससे बेदखलियाँ नहीं होंगी, किसी को तकलीफ़ नहीं होगी। यह भक्तसद अिससे बिलकुल साफ़ है। अिसके मुकाबले मैं जो अमेंट हूँ, वह बहुत तकलीफ़देह साबित होगी। अिसलिये मैं माननीय सदस्य से विनंति करूँगा कि वह अपनी तरफ़ी बाप्स ले लें।

శ్రీ కె. యిల్. నారసింహరావు :—సీక్రెటర్ పర్క, ప.

మనం ఏదైనా శాసనం చేస్తే, అది మనయేక్క ప్రజా ప్రభుత్వయు చేసిన శాసనంగా ఉంటది. అందుకే ఆ శాసనం ఎక్కువగా చేసినపు స్వప్రతిష్ఠితం చేసి కాకుండా ఉండాలి. కానీ మన పరిశర్మ మధ్యమ వీళ్లలు చూస్తున్నామి. ఈ వీళ్లలను చూస్తే “వక్కే న్నకు బింబ చెట్టు దానికి హరాక్కేయితి?” అని అచ్చిచించి వాళ్లు కొసిం తఁ వీళ్లలను లెస్తున్నట్టు, కిషిషిస్తాంతే ప్రతి వీళ్లలను ట్రచీలఁ స్వస్తి. చేపిథంగా తయారు చేస్తున్నారు. శ్రేష్ఠక్షణ్ణలో, క్రీడానికి, చేపిలు చేటి Inter links లోను

of the Market Value అని పెట్టినా సరిపోతుంది. ఏదీ ఎక్కువగా ఉంచే దానిని చెల్లించాలని పెడిచే సరిపోతుంది. కాబట్టి కనీసం 25 Percent Market Value . ఇనాందారునుఁడి వచ్చేటట్లు ప్రయత్నం చేయాలి. కాబట్టి మంత్రిగారు తప్పకండా నేను ప్రవేశపెట్టిన Amendment ను అంగీ కంస్టిచన్ ఆజిస్టన్స్‌ను. నా Amendment గుడక అంగీకించడక పోలుపట్టుయితే మంత్రిగారు ఖచ్చితంగా కున్నారూడు Agent అని బుఝివు అప్పతుంది అని చెప్పి నేను ఇంతటా మాగిస్తున్నాను.

* شری اے - راج ریڈی : - ستر اسپیکر سر - جو استدشన آریل مిస్టర్ అంచార్జు కి جانب سے پیش ہوئے ہیں انکے بارے میں مجھے ٹیکنیکل اعتراض ہے - میں سمجھتا ہونکہ انکی ڈرافٹنگ غلط ہوئی ہے -

('should the lands for the purpose of registration of Inamdar.')

اس غرض کے لئے انعامدار رزیوم کیا ہے کہکھر بہر یہ کہتے ہیں

—(firstly from out of inam lands)

اسکا مطلب یہ ہے کہ رزیشن یا زین وائیز لینی کا تصور اس غرض سے اس وقت پیش ہو رہا ہے کہ اسکے قام پڑھے ہو۔ جہاں تک نان انعام لیننس کا سوال ہے وہ پڑھے ہی سے رجسٹر ہوئے ہیں۔ اب اسکو پھر رجسٹری کے لئے لے رہے ہیں۔ ایسا کہا جا رہا ہے۔ اسکے پیچھے کیا مقصد ہے۔ اسکا کیا مطلب ہے وہ تو میں صحیح گیا لیکن اسکو رکھنے کا جو طریقہ ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس امنتنٹ کو جیسا کہ وہ اب رکھا گیا ہے پڑھیں تو اسکا مطلب یہ نکلتا ہے کہ نان انعام لیننس کو پھر رجسٹری کے لئے لے رہے ہیں حالانکہ نان انعام لیننس کی بہر سے رجسٹری کرانا نہیں ہے۔

"Should the lands for the purpose of registration of Inamdar as occupant be required....."

اسطroph کے الفاظ رکھکر نان انعام لیننس کا جو رزیشن کیا جائیکا اسکی ڈرافٹنگ میں غلطی ہے۔ اصل مسودہ میں جو ورڈنگ (Wording) تھی وہ بہت صحیح طریقہ سے تھی۔ جس چیز کو ہم حقیقتاً رکھنا چاہتے ہیں وہ اس میں تھی۔ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ ایک انعامدار کے پاس انعام لیننس کے علاوہ سپریٹ لیننس (Separate Lands) بھی رہینگے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ انعامس لینٹ جو ذاتی کالیویشن میں ہیں وہ اور اسکے علاوہ زمینات نسب ملا کر اگر تین فیملی ہولڈنگ سے کہم ہیں تو وہ مزید زمین لے سکتے گا اور اس دفعہ کے ذریعہ ہم اسکی تین فیملی ہولڈنگس پوری کریں گے۔ اب اس کمی کو پورا کرنے کے سلسلہ میں جو زمین لیننس کے پاس ہے وہ پہلی لی جائیگی۔ ہم اگر اسٹroph رکھیں تو وہ انعامی اراضیات جو اسکی ذات کاشت میں ہیں ب شامل دیکھ رکھنے کے ذریعہ اراضیات کے جو اسکی ملکیت ہیں ہیں اسکو ہم وہاں چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ وہ قانون قولداری کے ذریعہ اسکو پورا کر لے سکتا ہے۔ اگر یہ تین فیملی ہولڈنگ سے کہم ہے تو انعام لیننس کا رزیشن رجسٹری کی اغراض کے لئے ہوگا۔ ایسا رکھا

جانے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ اب میں وہ الفاظ پڑھ کر سناتا ہوں جو پہلے سوہہ میں تھے۔

Should the inam lands under the personal cultivation of the inamdar together with lands he separately owns be less than three times the family holding, the deficiency shall be made good by registering him as an occupant of the inam lands to the extent of such deficiency.—

(i) firstly.....etc.

جو تصور نان انعام لیند کو رزیوم کرنے کا ہے وہ خود بخود اس میں آجاتا ہے۔ اس میں ممکن اراضیات اور ذاتی کاشت کی اراضیات ملا کر تین فیملی ہولڈنگس ہیں تو ہم ذاتی اراضیات لیتا نہیں چاہئے۔ اسکی خانگی اراضیات کے معنے یہ ہیں کہ وہ دوسروں کے پاس ہیں اور وہ انہیں قانون قونداری کے تحت واپس لے سکتا ہے۔ جو ذاتی رقبہ ہے اگر وہ تین فیملی ہولڈنگ ہے تو ڈائیشنسی ہوا کرنے کا سوال نہیں ہے۔ وہ دوسروں سے ٹینسی ایکٹ کے سکشن ۲۲ کے تحت لے لی جاسکتی ہیں۔

سُتر چیر من :- آپ اگریکٹ ورڈس (Exact words) (سمجھت)

کیجئے۔

شری گویاں راؤ اکبُوٹ :- لکھ کر دیجئے۔

شری اے۔ راج رینڈی :- میں ابھی دیتا ہوں۔ میرا عذر صرف ٹیکنیکل ہے۔

سُتر چیر من :- یہاں یہ ہے کہ

personally owned or personally cultivated

شری اے۔ راج رینڈی :- میں پھر پڑھ کر سناتا ہوں۔

Should the inam lands under the personal cultivation of the Inamdar together with lands he separately owns be less than three times the family holding, the deficiency shall be made good by registering him as an occupant of the inam lands to the extent of such deficiency....

پہلے ہی سوہہ میں صحیح الفاظ رکھئے گئے تھے۔ ہمیں استائنسکو (Status quo) پہکھنا نہیں ہے۔ میں بھی وہ، چیز بیش کر رہا ہوں جو آپ امنڈمنٹ کے ذریعہ بیش اکرنا چاہئے ہیں صرف ٹیکنیکل اسکو ادھر کرنا ہے۔

* شری بی۔ ڈی - دیشمکھ :- سُتر اسپیکرسر - نمبر (۷ و ۸) میری دو ترمیمات ہیں۔ میرے امنڈمنٹ کے بعد حکومت کی جانب سے دفعہ ۷ میں ایک ترمیم بیش کی گئی ہے۔ اس ترمیم کو سامنے رکھتے ہوئے میں انہی امنڈمنٹ کو ہاؤز کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ پہلی ترمیم یہ ہے کہ دفعہ ۷ کے ضمن ۳ میں سائیٹ چار فیملی ہولڈنگ کے جو الفاظ ہیں اونکی بجائے تین فیملی ہولڈنگ وکھا جائے۔ یہ ترمیم میں نے پیش کی ہے۔ اس غرض کے لئے حکومت کی جانب سے جو ترمیم بیش ہوئی ہے وہ ایک حد تک میری ترمیم کے مقصد کو پورا کرتی ہے۔ میری دوسری ترمیم یہ ہے۔

Omit para (ii) of sub-clause (8)

اہ میں امتنٹ کی غرض یہ ہے کہ پہلے صحن ۳ کے بارے میں کہونگ کہ دفعہ ہے۔
قانون لگنڈاری میں ریزپشن کے لئے جو اصول طریقہ کیا گیا تھا اس بارے میں حکومت کی
جانب سے جو ترمیم آئی ہے مقصود کو پورا کرنے ہے۔ دوسری ترمیم کو ڈیلٹ (Delete)
کرنے کا منشاء ہے۔ اگر کسی انعامدار کے قبضہ میں تین فیملی ہولڈنگ سے کم زمین
ہے تو اسکی تکمیل کے لئے محفوظ لگنڈار سے زمین حاصل کرنا چاہئے تو موقع بات نہ وہا
بلکہ صحن ۲ و ۳ کے اغراض کے لئے جو صحن ہے وہ کاش منصوب ہو گی۔ اسے صحن ۲ کو
وہاں رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تین فیملی ہولڈنگ کی تکمیل کے لئے جو حقوق دئے
گئے ہیں اس میں برونوکلیڈ ٹینٹ کو بھی شریک کیا گیا ہے۔
اگر یہ صحن نہ بھی رکھی جائے تو قانون لگنڈاری کے تحت اوسکو یہ دختر کرکے زمین
واہن لینے کا حق ہے۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ آنریل مور سیری دوسری ترمیم کو
قبول کریں گے۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں اس امتنٹ کو ہاؤز کے سامنے رکھتا ہوں۔
مسٹر چیر من:- سری کے۔ ایل۔ نرسمہا راؤ۔ صاحب کی امتنٹ کے بارے میں
کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے۔

شری گوبال راؤ اکبیوٹ:- کسی کی امتنٹ کو منسٹر صاحب قبول نہیں کر رہے ہیں۔

شری کے۔ ایل۔ نرسمہا راؤ:- پوائٹ آف آرڈر.....

مسٹر چیر من:- پوائٹ آف آرڈر یا پوائٹ آف انفرمیشن

شری کے۔ ایل۔ نرسمہا راؤ:- پوائٹ آف آرڈر۔ میرے امتنٹ کو کسی حال

ماننا پڑیگا..... (Laughter)

اس واسطے کہ ہم نے میرا خارج آف دی بل کو امتنٹ پیش کرنے کا موقع دیا ہے۔

اس لحاظ سے میرے امتنٹ کا لحاظ نہ کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہوگا۔

(Laughter) .

شری اے۔ گروا ریڈی:- میرے امتنٹ کا کیا حشر ہوا؟

مسٹر چیر من:- وہی حشر ہوا جو اون کے امتنٹ کا ہوا۔

شری کے۔ وی۔ رنگا ریڈی:- میں نے دفعہ ہ میں ترمیم پیش کی ہے اوسکے علاوہ
جو ترمیمات پیش ہوئی ہیں اونکی تردید میں میں کچھ عرض کرتا چاہتا ہوں۔ ایک ترمیم
یہ پیش ہوئی ہے کہ ۲۵ گونا زرمالگزاری لیکو پٹہ کرنا چاہئے۔ ۲۵ گونا زرمالگزاری یا
بازاری قیمت کے ۲۵ فیصدی دونوں میں سے جو زیادہ ہو وہ لینا چاہئے یہ رکھا گیا ہے۔
ہم نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ قولدار مقنمه بازی سے بچے رہیں۔ ہم نے
اس میں یہ رکھا ہے کہ ۲۵ گونا زرمالگزاری یا بازاری قیمت کا ۲۵ فیصد، ان دونوں
میں سے جو کم ہو وہ دینا چاہئے۔ اگر ۲۵ گونا مالگزاری لینے کی تجویز کریں اور وہ
بازاری قیمت سے زیادہ ہو تو یہ کہیں گے کہ

شری اے۔ گروا ریڈی:- یہاں گھنٹہ کے لینے کا سوال ہے۔

شروع کے - وی - رنگا ریڈی :- اس میں لینے کے تعلق بھی ہے اور بھی کہیں کہیں دینا ہے تو کہیں دینا ہے - یہ حال ہے گونا زرمالگزاری یا بازاری قیمت کے تعین کے معاہدہ ہمیشہ تحقیقت طلب رہیگا اسلئے ان تحقیقات کے مراحل سے بھیز کے شے بے صورت اختیار کی گئی ہے - اور اس میں ہم اور آپ تقریباً دونوں ایک جگہ آگئے ہیں - یہ حال دونوں کو ہے گونا بر اتفاق ہے - مقدمہ بازی سے بھیز کے نئے اس حد تک قبول کرنا ضروری ہے - ہم نے دیدہ و دانستہ، غور کرنے کے بعد اسکو رکھا ہے ۲ فیصد کے جزو کو رکھنے کی ضرورت نہیں ہے -

میں ترمیم سب کلاز(۱) کے بعد سب کلاز(۲) کے اضافہ کی ہے - اور اسکے نتیجہ میں موجودہ سب کلاز ۲ سب کلاز ۲ ہو جائیگا اور موجودہ سب کلاز ۲ سب کلاز ۳ ہو جائیگا - ہم نے حتی الامکن اراضیات انعامی کو لینے کی مجلس اراضیات پٹہ کو لینے کی تجویز رکھی ہے - اراضیات پٹہ میں قولدار سے پٹہ دار کو زیادہ معاوضہ ملتا ہے۔ آپکو یادہ کہا کہ ہم نے محفوظ قولدار سے ۵ گونا رنٹ خشک اراضیات کا دلایا ہے - ۱ گونا کے معنی یہ ہوئے کہ ۱ گونا زرمالگزاری کا پانچواں حصہ - ہم اس میں ۵ گونا زرمالگزاری مقرر کرئے ہیں - ۲ فیصد پٹہ دار کے لئے رکھی ہیں گویا ۱ فیصد ملتا ہے۔ ہمیشہ انعامی زمین لینے کی پٹہ دار کوشش کریں گا کیونکہ قولداروں سے اسکو ۱ کی بجائے ۵ معاوضہ ملیگا اسلئے وہ اسکی کوشش کریگا۔ اس طرح قولداروں کے حقوق نلف ہونگے - ہم نے پہلے پٹہ داروں کے اراضیات لینے کے قواعد اس میں رکھی ہیں - ان تمام پہلوؤں پر غور کر کے رکھا گیا ہے -

شروع اے - گرواریڈی :- اسیں تو (Uncultivated inam lands) لکھا ہے - کسی قولدار کو ہٹانے کا سوال نہیں ہے -

شروع کے - وی - رنگا ریڈی :- اس میں بھی تھمان ہے - میں کہنے والا تھا لیکن آپ نے بوجھنے میں جلدی کی - غیر کاشت اراضی انعامی بھی لینا چاہیں تو انعامدار کو معاوضہ دینا پڑیگا - انعامدار کو جو معاوضہ ملتا ہے وہ معاوضہ اوزی یہ دونوں براہر ہو جائیں گے اس کو اراضی پٹہ واپس لینے کے مقابلہ میں کچھ تھمان نہ ہو سکے گا - اس واسطے پٹہ کی اراضیات کو پہلے لینے اور انعامی اراضیات کو بعد میں لینے کیلئے ترتیب وار مقرر کیا گیا ہے پہلے غیر کاشت کی اراضیات لیے لیں

شروع اے - گرواریڈی :- انعامدار جنکو یہ پر اراضی دے رہے ہیں وہ لوگ انعامداروں کو ہر یہم دے رہے ہیں اس میں گورنمنٹ کو بھی فائدہ ہو گا -

شروع کے - وی - رنگا ریڈی :- میں نے گورنمنٹ کا منشا ظاہر کر دیا ہے - اب آپکو جو سمجھنا ہے وہ سمجھو لیجئے - چونکہ یہ دونوں ترمیمات میں سے پیش کردہ ترمیمات کے لئے پیش کئے گئے ہیں اس وجہ سے ان دونوں ترمیمات کو منتظر کرنے کی ضرورت نہیں ہے - میں نے جو ترمیم پیش کی ہے وہی جنسے منتظر ہونی چاہئے - آپ صاحبین نے پاچ ترمیمات پیش کی ہیں -

مسٹر چیر من :- راج ریڈی صاحب کی ترمیم کے باوے میں فرمائیں -

شہر کے - وی رنگا ریلی - ایک ترمیم کے الفاظ میرے پاس نہیں آئے ہیں اس لئے جواب نہیں دے سکونگا - منشاً تو وہی ہے - الفاظ کے لحاظ سے خورکوئیں تو معلوم ہو گا کہ منشاً میں کوئی فرق نہیں ہے - میں نے جو الفاظ استعمال کیے ہیں اور اون الفاظ کے ایک ہی معنی ہے - اس لئے اس ترمیم کو منظور کرنے کی ضرورت نہیں ہے - اس دفعہ کے تعلق سے اور چند ترمیمات پیش ہوئے ہیں - ایک ترمیم یہ پیش ہوئی ہے کہ ۱۔ گونہ زرمالگزاری ادا کرنے کے بغیر پہنچ انعامدار کے قام پر نہونا چاہئے - میں سمجھتا ہوں کہ میری ترمیم کے بعد اسکی ضرورت نہیں ہے - میں نے یہ رکھا ہے کہ ۲۔ گونہ پرینم لپرس کے بعد پہنچ کرنا چاہئے - میں سمجھتا ہوں کہ جو ترمیم پیش کی گئی ہے اوس سے تو انعامدار کو زیادہ فائدہ ہو گا - میں سمجھتا ہوں کہ میری ترمیم سے چلے یہ ترمیم آئی ہے - اگر آنریبل مور آف دی اسٹڈمنٹ میری ترمیم کو دیکھ لیتے تو یہ ترمیم پیش نہ کرتے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ مور آف دی اسٹڈمنٹ اپنے اسٹڈمنٹ کو واہن لینگے - اگر وہ واپس نہ لیں تو اسکو نا منظور کیا جائے -

Shri V. D. Deshpande (Ippaguda) : I think the time is up. It is better we adjourn. Certain important amendments have been moved and the movers of the amendments have the right to reply after the Minister's speech.

Shri Gopalrao Ekbote : Those hon. Members who have moved the amendments have already spoken.

Shri V. D. Deshpande : Even after the Minister's reply is over, the hon. Members have a right to reply. Certain points covered by the amendments are not made clear in the reply and the hon. Members who moved the amendments want to speak again. This is a very important clause and forms the very basis of the Bill. Now as the time is up, I request you, Sir, to adjourn the House.

مسٹر چیرمن : - چونکہ دو دن کے تعطیلات ہیں اس لئے پانچ منٹ اور یہیں تو مناسب ہو گا -

Shri V. D. Deshpande : My suggestion is in the interest of the Bill itself.

Mr. Chairman : Yes.

شی. نہیں. ڈی. دے وسپاندے : - اب تابعیت ہو چکا ہے / بج چکے ہے، ہاجوس اੱڈجمن کیا جائے ।

مسٹر چیرمن : - منسٹر صاحب اپنی تحریر ختم کر رہے ہیں اس لئے پانچ منٹ دے دینگے -

Shri Devisingh Chauhan : The hon. Minister has replied to the amendments moved. There is no occasion for further reply.

مسٹر چیر من :- خیز ہ سٹ دے دینگے -

Shri V. D. Deshpande : In the interest of the time and in the interest of the Bill before the House and also in the interest of the public at large, I suggest we should adjourn.

Shri Devisingh Chauhan : There is no occasion for discussion, after the Minister's reply.

Shri V. D. Deshpande : There is occasion for it. Movers of the amendments have a right to reply.

شري کے - وی رنگا ریدی :- میں نے امنڈمنٹ پیش کیا تھا اس کی تائید میں تقریبیں بھی ہوئیں اور انکے جوابات آپ نے دئے ہیں - دوسرے امنڈمنٹس کی تائید میں آپ نے تقریبیں کی ہیں - اون کے جوابات میں دے رہا ہوں -

اسکے بعد ایک ترمیم یہ پیش کی گئی کہ سائز چار فیملی ہولڈنگ پلہ نہ کرنا چاہئے - بلکہ تین فیملی ہولڈنگ کرنا چاہئے - میں نے اپنی عام بحث میں کہا تھا کہ ہم نے اس میں وہی اصول مانائے جو ٹیکنسی ایکٹ کے سلسلے میں مان چکے ہیں ٹیکنسی ایکٹ میں سائز چار فیملی ہولڈنگ کی گنجائش ہے - ہم نے اسکو تسلیم کیا ہے - اس میں یہی وہی قواعد و کھرے گئے ہیں - اسکی ذاتی کاشت میں بشمول نان انعام لینٹس کے سائز چار گونہ رکھا گیا ہے - وہاں تین فیملی ہولڈنگ تک لینیے کا حق رکھا گیا ہے - جب ٹیکنسی کے قانون میں اس اصول کو تسلیم کیا گیا ہے تو یہاں کیوں تسلیم نہیں کیا جاتا ہے - اس لئے میں کہونگا کہ یہ ترمیم یہی نامنظور کرنے چاہئے -

شري ہی - گوبال راؤ - ثامن ہو چکا ہے - اگر ایسا ہی ہے تو اس پر پرسوں بحث جاری رہ سکی ہے -

شري کے - وی رنگا ریدی :- ایک ترمیم یہ ہے کہ سینٹنگ کے اوپر کی اراضیات.....

Shri V. D. Deshpande : Mr. Chairman, I should like to invite your attention to Rule No. 41 under which the Mover of a motion, but not the Mover of an amendment other than an amendment to a Bill or to the Rules may speak a second time on the conclusion of the debate by way of reply.

بینہوں نے امریکن میٹس دیتے ہیں، کونکو روپ نام. ۴۱ کے مطابق دوبارہ بولنے کا اخراجیا رہا ہے، اور کوچ بمنسر جبکہ کیس پر بولنا چاہتے ہیں، کیس لیتے میری ریکورسٹ ہے کہ کیسے آج ستم نام کیا جائی، کیونکہ یہ بکہ بہتر کیل ہے ।

Shri Gopal Rao Ekbote : They have exercised that right, but in spite of that they want.....

Mr. Chairman : Let the hon. Minister conclude his reply.

Shri V. D. Deshpande : Mr. Chairman, I want to bring to your notice that some Members have to leave for their places by train. If the time is extended, I fear, they will not be able to catch the train. In the circumstances, I would request you to adjourn the House immediately.

वित्त मंत्री (श्री. वि. दे डेशपांडे) :—दोन पर जाना है, औसा साफ तौर पर क्यों नहीं कहते, अूसमें रुल ४१ का क्या तालुक आता है? आप को यदि जाना है तो साफ तौर पर कह सकते थे।

(Laughter)

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Monday, the 30 August, 1954.
